Postal Reg. No. L/P/GDP-1, DEC 2009

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ

بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 35

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

26 / شعبان 1429 ہجری 28 / ظہور، 1387 ہش 28 / اگست 2008ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ o اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیۡنَ یُطِیۡقُوۡنَہٗ فِدۡیَۃٌ طَعَامُ مِسۡکِیۡنٍ فَمَنۡ تَطَوَّعَ خَیۡرًا فَھُوَ خَیۡرٌ لَّہٗ وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ۔

شَھۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡآنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡھُدٰی وَ الۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَھِدَ مِنۡکُمُ الشَّھۡرَ فَلۡیَصُمۡہُ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ o وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّھُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ o (سورۃ البقرہ: ۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کردئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆...... "عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنۡ لَّمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِہٖ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیۡ اَنۡ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔ (بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ)

ترجمہ: "حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ بیکار ہے۔"

☆......عَنۡ اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابۡنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیۡ وَاَنَا اَجۡزِیۡ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوۡمُ صَوۡمِ اَحَدِکُمۡ فَلَا یَرۡفُثۡ وَلَا یَصۡخَبۡ فَاِنۡ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوۡ قَاتَلَہٗ فَلۡیَقُلۡ: اِنِّیۡ صَائِمٌ وَالَّذِیۡ نَفۡسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوۡفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطۡیَبُ عِنۡدَ اللّٰہِ مِنۡ رِیۡحِ الۡمِسۡکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرۡحَتَانِ یَفۡرَحُھُمَا اِذَا اَفۡطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوۡمِہٖ۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جسقدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۰۲ جدید ایڈیشن)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رمضان المبارک

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا مقدس مہینہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ہی دنوں میں ہم رمضان کے مبارک مہینہ میں داخل ہونے والے ہیں اور یہ رمضان خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا رمضان ہے حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار احباب جماعت کو عبادتوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلا رہے ہیں پس ہمیں چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر ایسا موقعہ عطا فرمایا ہے جو پہلے ہی عبادتوں اور ذکر الٰہی کا موسم بہار ہے اس حوالہ سے بھی بڑھ چڑھ کر کوشش کریں۔ رمضان المبارک کی فرضیت اہمیت و برکات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۗ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۗ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ۗ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ۗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(سورۃ البقرۃ183.185)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو (سو تم روزے رکھو) چند گنتی کے دن اور تم میں سے جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو (اسے) اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی اور ان لوگوں پر جو اس کی (یعنی روزہ کی) طاقت نہ رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان کے) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔

روزے کا تعلق کسی نہ کسی رنگ میں دیگر ادیان میں بھی پایا جاتا ہے اور دیگر مذاہب والے بھی اپنے اپنے رنگ میں اپنے مقاصد کی خاطر روزہ رکھتے ہیں۔

اسلامی روزہ کا مقصد تقویٰ اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کا مقرب بننا ہے۔ اسلام نے روزوں کی صورت یہ مقرر کی ہے کہ ہر عاقل بالغ مرد عورت ایک مہینہ روزہ رکھے جو ماہ شعبان کے بعد طلوع چاند سے شروع ہوکر مسلسل ایک ماہ رکھے جاتے ہیں اور شوال کا چاند نظر آنے پر ترک کئے جاتے ہیں سوائے اس کے جو بیمار ہو یا سفر پر ہو ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں لیکن جو انتہائی بوڑھا ہو یا بالکل معذور ہو ان کو مجبوری کے باعث روزہ رکھنا فرض نہیں ہے۔

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لیکر سورج غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے پو پھٹنے سے پہلے کھا پی کر فارغ ہو جائے اور غروب آفتاب کے بعد روزہ افطار کرے متواتر روزے رکھنا اور صرف ایک وقت کھانا یا کوئی اور صورت اختیار کرنا اسلام میں جائز نہیں۔

صرف بھوکے رہنے سے ہی روزہ کا مقصد حاصل نہیں ہوتا ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص روزہ دکھ کر ناپسندیدہ باتیں یا حرکتیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا رہنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے روزہ کا ایک بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنانا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں ہر برائی کو چھوڑنا اور ہر نیکی اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے اور اس کی رضا کے حصول کیلئے کوشش کرنا روزہ کا خاص مقصد ہے اور یہی معنی اتقاء کے ہیں۔ اور متقی ہوتا ہے جسے ہر خیر مل جائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے۔

روزہ سے جسمانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں روزہ رکھنے سے انسانی جسم کے زائد جمع شدہ نقصان دہ مادے خارج ہو جاتے ہیں اور قوت برداشت بڑھتی ہے۔ اور پورا مہینہ روزہ کی مشق کے بعد جسم میں نئی قوت اور وتازگی پیدا ہو جاتی ہے۔

روحانی فائدہ یہ ہوتا ہے کہ مسلسل ایک ماہ کی عبادت وریاضت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ ایسے بندوں کے قریب ہو جاتا ہے اور ان کی دعائیں سننے لگتا ہے۔ پس روزے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنالیتا ہے۔

روزہ رکھ کر ہر امیر غریب کو دوسروں کی بھوک پیاس کا بھی احساس ہوتا ہے تو ہر مسلمان اپنے غریب بھائی کی خبر گیری اور ہمدردی کرتا ہے اور صدقہ و خیرات کرنے کے نتیجہ میں اور دوسروں کی مدد کرنے کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی رضا اور بندوں کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اس لحاظ سے بھی روزہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا ایک اہم ذریعہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ رمضان کے دنوں میں تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لعلکم تتقون میں ایک اور فائدہ یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اسطرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز ہو جاتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے اسی طرح گناہوں سے انسان اسطرح بھی بچ جاتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے بلکہ اسے ہر روحانی نقصان دہ چیز سے بھی روکا جائے نہ جھوٹ بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ غیبت کی جائے نہ جھگڑا کیا جائے اب دیکھو زبان پر قابو رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے ہے لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو یہ امر باقی ۱۱ مہینوں میں بھی اس کے لئے حفاظت کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اور اسطرح روزہ اسے ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچالیتا ہے" (تفسیر کبیر)

پس رمضان المبارک کے دن ہمارے لئے بہت ہی مبارک دن ہیں جو ہماری زندگیوں میں ایک بار پھر آرہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ان مقدس ایام کا احترام کرتے ہوئے کما حقہ ان سے فائدہ اٹھانے والے ہوں اس ماہِ مقدس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی مزید برکات کا ہم آئندہ گفتگو میں ذکر کریں گے۔

(......انشاء اللہ......)

﴿قریشی محمد فضل اللہ﴾

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی......

منظوم کلام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

میں اپنے پیاروں کی نسبت
ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پہ راضی ہوں
اور اُن کی نگاہ رہے نیچی
وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر
شیروں کی طرح غرّاتے ہوں
ادنیٰ سا قصور اگر دیکھیں
تو منہ میں کف بھر لاتے ہوں
وہ چھوٹی چھوٹی چیزوں پر
اُمید لگائے بیٹھے ہوں
وہ ادنیٰ ادنیٰ خواہش کو
مقصود بنائے بیٹھے ہوں
میدانِ عمل کا نام بھی لو
تو جھینپتے ہوں، گھبراتے ہوں
گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں
شیروں کے شکار پہ جانے کی
اور بیٹھے خوابیں دیکھتے ہوں
وہ ان کا جوٹھا کھانے کی
اَے میری اُلفت کے طالب!
یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تُو
وہ ان باتوں میں کیسا ہے
گر تیری ہمت چھوٹی ہے
گر تیرے ارادے مُردہ ہیں
گر تیری اُمنگیں کوتہ ہیں
گر تیرے خیال افسُردہ ہیں
کیا تیرے ساتھ لگا کر دل
مَیں خود بھی کمینہ بن جاؤں
ہُوں جنّت کا مینار، مگر
دوزخ کا زینہ بن جاؤں
ہے خواہش میری اُلفت کی
تو اپنی نگاہیں اُونچی کر
تدبیر کے جالوں میں مت پھنس
کر قبضہ جاکے مقدّر پر
مَیں واحد کا ہُوں دل دادہ
اور واحد میرا پیارا ہے
گر تُو بھی واحد بن جائے
تو میری آنکھ کا تارا ہے
تُو ایک ہو ساری دنیا میں
کوئی ساجھی اور شریک نہ ہو
تُو سب دنیا کو دے لیکن
خود تیرے ہاتھ میں بھیک نہ ہو

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔

پاکستان نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح پر مجھے نظر نہیں آتی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔

تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والا معاشرہ ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔

اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کرنے کا دعویٰ بھی عبث ہے۔

پس تقویٰ میں ترقی کریں، تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں۔

رشتہ ناطہ سے متعلق مسائل کے حل کے لئے اہم نصائح

عہدیداران کو تربیتی فرائض کی انجام دہی کے سلسلہ میں تاکیدی ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز--فرمودہ 20رجون 2008ء بمطابق 20راحسان 1387 ہجری شمسی بر موقع جلسہ سالانہ USA۔
بمقام Harrisburg ریاست پینسلوینیا (Pennsylvania State) (امریکہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کا جلسہ سالانہ میرے اس خطبہ کے ساتھ شروع ہو رہا ہے۔ ایک عرصہ سے یہ آپ کی بھی خواہش تھی اور میری بھی خواہش تھی کہ میں یہاں آؤں اور براہ راست جلسہ میں شمولیت اختیار کروں۔ یہ جلسہ سالانہ جو ہم دنیا کے ہر ملک میں منعقد کرتے ہیں، اس کا انعقاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر فرمایا تھا۔ یہ جلسہ اور یہ موقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا حامل ہے، آپؑ کی دعائیں لئے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی بستی میں جس پہلے جلسہ کا انعقاد فرمایا تھا، جس میں حاضری گو صرف پچھتّر (75) افراد کی تھی لیکن مسیح محمدیؐ کے تربیت یافتہ وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق قائم ہو چکا تھا۔ ایمان اور ایقان میں بڑھے ہوئے لوگ تھے۔ جن کے نور ایمان اور نور یقین نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کیا اور احمدیت کے لئے ان کی کوششوں اور قربانیوں کو اللہ تعالیٰ نے بیشمار پھل عطا فرمائے اور برکت بخشی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق تھے۔ وہ جلسہ جو پہلا جلسہ تھا، اُن عاشقوں نے اپنے محبوب کے گرد جمع ہو کر ایک مسجد میں منعقد کر لیا تھا۔ مسیح محمدی کی وجہ سے جو اُنہیں نور بصیرت عطا ہوئی تھی، اُس کے ذریعہ وہ یقیناً اس یقین پر قائم ہو گئے ہوں گے کہ یہ جلسہ مسجد سے نکل کر میدان میں پھیلنے والا ہے۔ اور پھر صرف آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کی اس چھوٹی سی بستی قادیان کے میدان میں ہی نہیں، بلکہ دنیا کے اکثر میدانوں میں پھیلنے والا ہے اور پھر مسیح محمدیؐ کی یہ جماعت صرف چھوٹے چھوٹے میدانوں پر ہی اس جلسہ کے لئے اکتفا نہیں کرے گی بلکہ کئی ایکڑوں پر پھیلے ہوئے رقبوں کی ضرورت پڑے گی۔

چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی بعض جماعتیں اپنے جلسوں کے لئے سینکڑوں ایکڑ زمین خرید رہی ہیں۔ جماعت امریکہ بھی ان جماعتوں میں سے ہے جس نے 22 ایکڑ کے قریب جگہ خریدی اور آپ لوگوں نے وہاں بڑی خوبصورت مسجد بھی بنائی۔ کچھ عرصہ تک وہاں جلسے بھی منعقد ہوتے رہے۔ لیکن بعض ضروری سہولیات کی کمی کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد کرائے کی جگہ پر جلسے منعقد کرنے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے آج ہم یہاں جمع ہیں، جو کرائے کی جگہ ہے۔ اب آپ لوگ بھی اس بات کو محسوس کرتے ہوئے بڑے رقبہ کی تلاش میں ہیں تا کہ اپنی جگہ پر جلسے منعقد کر سکیں۔ یہ سب باتیں ایک سوچنے والے ذہن میں یقیناً یہ بات راسخ کرتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے تھے۔

یہی امریکہ جس میں جب پہلے مبلغ بھیجے گئے تو انہیں نظر بند کر دیا گیا۔ تبلیغ کی اجازت نہیں دی گئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر کے آگے تو کوئی روک کھڑی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے روکیں دُور فرما دیں اور آج آپ بھی جلسہ گاہ کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے کہا، زمین کی تلاش میں ہیں اور 200,100 ایکڑ زمین خریدنے کی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ ہر ایک کو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ سے مقصد بڑی بڑی زمینیں خریدنا یا حاضری بڑھانا نہیں تھا، اپنے ماننے والوں کی تعداد کا اظہار کرنا نہیں تھا بلکہ تقویٰ میں ترقی کرنے والوں کی جماعت پیدا کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار پیدا کرنے والوں کی جماعت بنانا تھا۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والوں کی ایک فوج تیار کرنا تھا جو دنیاوی ہتھیاروں، توپ وتفنگ سے لیس نہ ہو بلکہ ایسے لوگ ہوں جن کے ماتھوں پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے نشان ظاہر ہوتے ہوں۔ جن کے دل خدا تعالیٰ کی مخلوق کی محبت سے لبریز ہوں۔ جن کی راتیں تقویٰ سے بسر کی جانے والی ہوں اور جن کے دن خدا تعالیٰ کا خوف لئے ہوئے ڈرتے ڈرتے گزر رہے ہوں۔

پس یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر ہم بغیر کسی عمل کے عافیت کے حصار میں نہیں آ گئے بلکہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کرنی ہوگی اور جوں جوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے دُوری پیدا ہو رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ہر باپ اور ماں کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لئے اپنے عملوں کی درستی کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوگی۔

اس مغربی ماحول میں خاص طور پر اور آج کل کے مادی دَور میں عموماً دنیا میں ہر جگہ اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا حق ادا کرنے والے اگر ہم نہیں ہوں گے تو اپنے آپ کو بھی اور اپنے بچوں کو بھی عافیت کے حصار سے نکال رہے ہوں گے۔ ہمارے منہ تو اللہ اللہ کر رہے ہوں گے مگر ہمارے عمل اس بات کو جھٹلا رہے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''اس جلسے سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل۔اشتہار التوائے جلسہ 27؍دسمبر 1893ء صفحہ 439 مطبوعہ لندن)

تو یہ ہیں وہ معیار جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے بہت سوں نے یہ اقتباس کئی دفعہ سنا بھی ہوگا اور پڑھا بھی ہوگا، لیکن دنیا کے دھندے ہمیں پھر اس بات سے دُور لے جاتے ہیں، ہم بھول جاتے ہیں کہ ہماری زندگی کا مقصد کیا ہے۔ بہر حال یہ انسانی فطرت بھی ہے کہ انسان بھول جاتا ہے، کمزوریاں بھی پیدا ہوتی ہیں اور شیطان نے اللہ کے بندوں کو صحیح راستے سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگانے کا اعلان بھی کیا ہوا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ نصیحت کرتے چلے جائیں۔ مومنوں کو نصیحت فائدہ دیتی ہے۔ تاکہ کمزوریاں دُور کرنے اور شیطان سے بچنے کے نئے نئے طریقے ان کو ملتے چلے جائیں۔ اور یہی کام اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جاری رکھنے کے لئے بھیجا ہے اور یہی کام خلافت کا ہے تاکہ نصیحتوں سے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ (سورۃ النساء آیت:60) کرنے والے پیدا ہوتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اقتباس میں جو میں نے پڑھا ہے ان باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے جو اگر ایک احمدی سمجھ لے اور اس پر عمل شروع کردے تو یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔ پھر ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے والے بن جائیں۔ پہلی بات آپ نے یہ فرمائی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقویٰ۔ اور تقویٰ کیا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تقویٰ تو صرف نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس میں پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دے کر انسان کو اس قابل بنانا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہوں اور وہ بلند مراتب قرب الٰہی کے حاصل کر سکے''۔ (ملفوظات جلد 3 حاشیہ صفحہ 503 جدید ایڈیشن)

پس پہلی بات تو یہ ہے کہ تقویٰ ہوگا، خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا، اس کی ہستی پر یقین ہوگا تو انسان کی توجہ اپنے دل کی صفائی کی طرف رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس مضمون کو اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:70) اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں، ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔ پس تقویٰ پیدا کرنے کے لئے، اس برتن کو صاف کرنے کے لئے پہلے محنت کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے کی کوشش کرے گا تو پھر اللہ تعالیٰ وہ طریقے بھی سکھائے گا جس سے یہ برتن زیادہ سے زیادہ چمک دکھا سکے۔

آج کل تو برتنوں کو صاف کرنے کے لئے دنیا میں اور اس مغربی دنیا میں خاص طور پر مختلف قسم کے صابن ہیں یا کیمیکلز ہیں۔ ان کو ہم اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ برتن چمک جائیں، ان کی اس طرح صفائی ہو جائے کہ ہر قسم کا گند صاف ہو جائے، کوئی چکناہٹ باقی نہ رہے بلکہ جراثیم بھی مر جائیں۔ بلکہ بعض ایسے کھانے جن کی بُو رہ جاتی ہے ان کی بُو دُور کرنے کے لئے بھی خاص محنت کی جاتی ہے۔ بعض گھریلو خواتین انڈے یا مچھلی کے برتن علیحدہ رکھ کر دھوتی ہیں اور اس کے لئے خاص محنت کرتی ہیں کہ اکٹھے دھونے سے کہیں دوسرے برتنوں میں بو نہ چلی جائے۔ تو دنیاوی برتنوں کے لئے تو ہم اتنا تردد کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں، مختلف قسم کے صابن تلاش کرتے ہیں۔ اور یہ وہ برتن ہیں جو اکثر انسان کی زندگی میں اس کے سامنے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کے کسی کام نہیں آتے یا اگر بچ بھی جائیں تو انسان کے ساتھ نہیں جاتے۔ ان برتنوں کی خاطر تو اتنی محنت کی جاتی ہے۔ لیکن وہ برتن جو انسان کے دل کا برتن ہے۔ جس کو تقویٰ سے صاف کرنے کا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، جس میں رکھی گئی نیکیوں، حقوق اللہ اور حقوق العباد نے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے، جس نے مرنے کے بعد بھی ہمارے کام آنا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس برتن میں رکھی گئی نیکیوں نے ہماری نسلوں کے بھی کام آنا ہے۔ اگر ہمارے برتن صاف ہوں گے اور نیکیوں سے بھرے ہوں گے تو سعید فطرت اولاد بھی ان برتنوں کی صفائی کی طرف توجہ دے گی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشاں رہے گی۔

پس تقویٰ سے صاف کئے ہوئے برتن میں رکھے ہوئے کھانے کبھی نہ خراب ہونے والے کھانے ہیں۔ اور نہ ہی وہ کھانے ہیں جن سے کسی بھی قسم کی بیماری پیدا ہو۔ بلکہ یہ وہ کھانے ہیں جن سے جسم کو طاقت ملتی ہے۔ ایسی طاقت ملتی ہے جو ہمیشہ قائم رہنے والی طاقت ہے، جس سے مزید نیکیاں سرزد ہوتی ہیں، مزید عمدہ کھانے اس میں پڑتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے دروازے مزید کھلتے چلے جاتے ہیں اور انسان نفس امّارہ کی وادیوں میں بھٹکنے کی بجائے خدا تعالیٰ کی پناہ کے مضبوط قلعے میں آجاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تقویٰ کے مضمون کو ایک جگہ یوں بھی بیان فرمایا ہے، آپ فرماتے ہیں کہ:

''قرآن کریم میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے۔ اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے حصن حصین ہے''۔ ''ایک مضبوط قلعہ ہے۔'' ''ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں''۔ (ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس درد کو محسوس کرنا چاہئے جو آپ نے بیان فرمایا ہے۔ سرسری طور پر آپ کی اس بات کو سن کر صرف یہ ردّعمل ہم نے ظاہر نہیں کرنا کہ کس عمدہ الفاظ میں آپ نے تقویٰ کی تعریف فرمائی ہے بلکہ ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولنے کی ضرورت ہے۔ اس ہلاکت سے بچنے کی ضرورت ہے جس کی طرف آپ نے نشاندہی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اُس جہاد کی ضرورت ہے جس کی طرف خدا تعالیٰ نے توجہ دلاتے ہوئے ہمیں فرمایا کہ تم اگر میری رضا کے حصول کے لئے کوشش کرو گے تو یقیناً میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتے ہوئے ان راستوں کی طرف تمہاری راہنمائی کروں گا جن پر چل کر تم دنیا و آخرت میں اپنے لئے محفوظ اور مضبوط پناہ گاہیں تعمیر کر رہے ہوگے۔

پس کس قدر خوش قسمت ہیں ہم اور اس بات پر کس قدر ہمیں اپنے خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے اُس خدا کا کہ جس نے صرف اتنا ہی نہیں کہا کہ میرے راستوں کی طرف آنے کی کوشش کرو بلکہ اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے ذریعے اُن راستوں کی صفائی کرکے، اُن پر سمتوں کے تعین کے بورڈ آویزاں کرکے، ان پر اندھیرے میں روشنی مہیا کر کے راہنمائی فرمائی ہے کہ یہاں شیطان بیٹھا ہے، اس سے کس طرح بچنا ہے۔ یہ راستے تمہیں خدا کی طرف لے جانے والے ہیں۔ جس طرح کہ جو اقتباس میں نے پڑھا تھا اس میں آپ نے فرمایا کہ تقویٰ میں سرگرمی اختیار کرو۔ اور پھر یہ کہ اس تقویٰ میں سرگرمی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ ان نیکی کے راستوں کو کس طرح اختیار کرنا ہے۔ نفس امّارہ کے برتن کو صاف کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنے ہیں۔ فرمایا کہ نرم دل ہو جاؤ۔ اور نرم دلی کس طرح اختیار کرنی ہے۔ اس کے کیا معیار حاصل کرنے ہیں۔ اس بارے میں بھی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پیش کرتا ہوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے کہ اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔ جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے۔ اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔ اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 442-443۔ مطبوعہ لندن)

پس یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہم سے خواہشات۔ فرمایا نرم دل ہو جاؤ۔ جب نرم دلی ہوگی تو وہ تمام اخلاق بھی پیدا ہوں گے جن کا آپ نے ذکر فرمایا۔ اُن اخلاق کا ذکر فرمایا جن کا ایک مومن کے اندر ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بعض ایسے نیک لوگ ہیں جو اپنی انانیت اور خود پسندی کو مارنا، بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا، غصے کو دبا لینا، نمازوں میں ایک دوسرے کے لئے دعا کرنا، اپنا وطیرہ بناتے ہیں اور یہ ہونا چاہئے۔ لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کے برخلاف عمل کرتے ہیں۔ اب یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک مومن دوسرے بھائی کے لئے نماز میں دعا بھی کر رہا ہو، اگر کوئی اس کے ساتھ زیادتی کرے تو اسے بخش بھی دے اور ان دعاؤں اور بخشش کے باوجود اس کے دل میں نفرت بھی ہو۔ یہ دونوں چیزیں اکٹھی تو نہیں ہو سکتیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک دوسرے کو کمتر سمجھ رہے ہوں اور پھر یہ بھی کہیں کہ دل میں عزت بھی ہے۔

اس ضمن میں میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں جو میرے سامنے ان دنوں میں آئی ہے، پہلے بھی آتی رہی ہیں لیکن بہر حال یہاں آنے کے بعد موقع تھا اور اس کے بعد کیونکہ دوبارہ موقع نہیں ملنا اس لئے جلسے کے دنوں میں ہی یہ باتیں کروں گا۔

یہاں امریکہ میں تین قسم کے احمدی ہیں۔ ایک پاکستانی یا ہندوستانی احمدی اور پھر ان میں آگے دو قسم کے نئے اور پرانے احمدی بھی ہیں۔ پھر مقامی افریقن امریکن احمدی ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے اور اس کے ساتھ اخلاص و وفا میں بھی یہ لوگ بڑھ رہے ہیں۔ اُن میں سے کئی ایسے ہیں جو جماعتی نظام کا بہت فعال حصہ ہیں اور مختلف عہدوں پر خدمات پر معمور ہیں۔ اور تیسرے سفید فام امریکن بھی ہیں، ان کی تعداد گو بہت تھوڑی ہے لیکن یہ بھی نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرنے والوں میں سے ہیں۔ لیکن جو بات میں کہنی چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے پاکستانی نژاد احمدی اور افریقن امریکن احمدیوں میں جو ایک اکائی نظر آنی چاہئے وہ ہر سطح

پر بھی نظر نہیں آئی۔ مجھ تک دونوں طرف سے بعض شکوے پہنچتے رہتے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس اقتباس کے فقرات پر غور کریں تو آپؑ کی جماعت میں شامل ہو کر یہ کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا کہ پاکستانی نژاد احمدی اپنوں اور مقامی احمدیوں میں کوئی فرق رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر وہ عاجزانہ راہیں اختیار کرنی ہوں گی جو آپؑ نے اختیار کیں۔ اور جن کو اللہ تعالیٰ نے سراہتے ہوئے، پسند فرماتے ہوئے آپؑ کو الہاماً فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ اور کیونکہ پاکستانی احمدی پرانے ہیں، اس لئے ان کا فرض بنتا ہے کہ انہیں یعنی نئے آنے والوں کو خواہ وہ کسی قوم کے بھی ہوں اپنے اندر سموئیں، جذب کریں، ان کو فعال حصہ بنائیں، بھائی چارے کو رواج دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مواخات میں ایک دوسرے کے لئے نمونہ بن جائیں اور مواخات کا اعلیٰ ترین نمونہ ہمارے سامنے کیا ہے؟ وہ نمونہ ہے انصارِ مدینہ اور مہاجرین کا نمونہ۔ ایسا اعلیٰ نمونہ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تعریف فرمائی ہے۔ وہ نہ صرف ایک دوسرے کی تکلیفوں کو اپنی تکلیف سمجھتے تھے بلکہ ایک دوسرے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جب انہوں نے سچائی کو اختیار کیا تو ان کے ہر عمل سے سچائی ظاہر ہونے لگی۔ ان کی عاجزی، محبت اور سچائی نے پھر وہ نمونے دکھائے کہ ایک دنیا ان کی طرف کھنچی چلی آئی۔ پس اگر دنیا کو اپنی طرف کھینچنا ہے تو ہر طرح کے تکبر، نخوت، اور بدظنی کو دُور کرتے ہوئے ایک دوسرے کے جذبات، احساسات اور ضروریات کا خیال رکھنا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ دینی مہمات میں سرگرمی دکھائیں۔ تو اس کا کیا مطلب ہے۔ سب سے بڑی مہم تو ہمارے سامنے تمام دنیا کو آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانے کی پیش ہے جو ہم نے سر کرنی ہے۔ اگر ہم آپس میں دلوں میں دُوریاں لئے بیٹھے ہوں گے تو تبلیغ کے کام کو کس طرح سرانجام دیں گے۔ ہمارے کاموں میں برکت کس طرح پڑے گی۔ پس چاہئے کہ ایشین ہو یا افریقن امریکن ہوں یا سفید فام ہوں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں آ کر ہمارے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں ہوئی اور اگر اس کے لئے ہم نے مسلسل کوشش نہیں کی اور مسلسل کوشش نہیں کر رہے تو ہم اپنے مقصد سے دور ہٹ رہے ہیں۔ تبلیغ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہمیں اپنے اخلاق کے معیار بھی بہتر کرنے ہوں گے اور اپنی غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا ہوگا۔ تبھی ہم ایک حسین معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو تقویٰ پر چلنے والوں کا معاشرہ ہوگا۔

گزشتہ دنوں مجھے یہاں ملاقات میں ایک خاندان ملا جسے دیکھ کر بے انتہا خوشی ہوئی، بے اختیار دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد کے جذبات پیدا ہوئے۔ اس خاندان میں افریقن امریکن بھی تھے۔ سفید امریکن بھی تھے اور ایک پاکستانی بہو بھی تھی۔ تو یہ خاندان ہے جو احمدیت اور اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔ بلکہ ان کو بھی مَیں نے یہی کہا تھا کہ تم لوگ حقیقت میں احمدیت کی صحیح تصویر ہو کیونکہ احمدیت تو دلوں کو جوڑنے کے لئے آئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تو خدا تعالیٰ کی پہچان کروانا اور بندے کو بندے کے ساتھ پیار و محبت کے تعلق کو قائم کروانا تھا اور ہے۔ اگر کسی احمدی کے دل میں یہ خیال نہیں تو اس کا خلافت احمدیہ کے قیام اور مضبوطی کے لئے قربانی کا دعویٰ بھی عبث ہے، فضول ہے، بیکار ہے۔ پس یہ دونوں طرف کے لوگوں کا کام ہے، پاکستانی احمدیوں کا بھی اور افریقن امریکن احمدیوں کا بھی کہ اس خلیج کو پُر کریں۔ وہ معاشرہ قائم کریں جو تقویٰ پر مبنی معاشرہ ہو۔

ہم میں سے ہر ایک کے ذہن میں آنحضرت ﷺ کے اُن الفاظ کی جگالی ہوتی رہنی چاہئے جو آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائے تھے۔ فرمایا کہ:

”اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سرخ و سفید والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ ترجیح اور فضیلت ہے“۔

(مسند احمد باب حدیث رجل من اصحاب النبی ﷺ)

تو یہ الفاظ تھے جو آپؐ نے پُر زور اور بڑی شان کے ساتھ ادا فرمائے اور پھر لوگوں سے پوچھا کہ ”کیا مَیں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے؟“۔

پس افریقن بھائیوں اور بہنوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ ان پر کسی قسم کی زیادتی ہوئی ہے، تب بھی وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ کسی طرح بھی کمتر ہیں۔ خلافت کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان کا تعلق ہے اور ان کے دلوں میں تقویٰ ہے تو کوئی دنیا کی طاقت ان کو کمتر ثابت نہیں کر سکتی۔ خدا اور اس کے رسول نے جس کو یہ مقام دے دیا ہے، اُس مقام کو کوئی دنیاوی طاقت چھین نہیں سکتی۔ لیکن اس مقام کے حصول کے لئے شرط تقویٰ میں ترقی ہے۔ پس تقویٰ میں ترقی کریں، تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھیں اور اپنی کم تعداد کو اکثریت میں بدل دیں اور پھر تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے پاکستانیوں کے لئے تقویٰ اور اعلیٰ اخلاق کے نمونے قائم کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ شکووں سے مسئلے حل نہیں ہوتے، آپس میں مل بیٹھ کر مسئلے حل ہونے چاہئیں۔

عہدیداران سے بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ اس انعام کی قدر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ خادم بنیں گے تو مخدوم کہلائیں گے۔ اپنے اندر وسعت حوصلہ اور برداشت پیدا کریں۔ ایک احمدی جب آپ کے پاس آتا ہے چاہے وہ کسی قوم کا ہو، اس کی بات غور سے سنیں اور اسے تسلی دلائیں۔ اگر مصروفیت کی وجہ سے فوری طور پر وقت نہیں دے سکتے تو کوئی اور وقت دیں اور اگر کبھی بھی وقت نہیں دے سکتے تو پھر بہتر ہے کہ ایسے عہدیدار خدمت سے معذرت کر لیں۔ مَیں خود باوجود مختلف قسم کی مصروفیات کے، کاموں کی زیادتی کے وقت نکال کر صرف اس لئے ذاتی طور پر بعض بڑھی ہوئی رنجشوں کو سن لیتا ہوں اور حل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تا کہ ان میں کسی طرح آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ وہ حسین معاشرہ قائم ہو جس کے قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے تھے۔ لیکن اگر عہدیداران سننے کا حوصلہ رکھنے والے ہوں تو میرا خیال ہے کہ ان معاملات میں میرا یہ کام آدھا ہو سکتا ہے۔

ایک اور اہم بات جو یہاں امریکی احمدی معاشرے میں فکر انگیز طور پر بڑھ رہی ہے اور یہ بھی تقویٰ کی کمی ہے اور وہ یہ ہے کہ شادیاں کرنے کے بعد ان کا ٹوٹنا۔ کبھی لڑکی لڑکے کو دھوکہ دیتی ہے تو کبھی لڑکا لڑکی کو دھوکہ دیتا ہے۔ کبھی ایک دوسرے کے خاندان ایک دوسرے پر زیادتی کر رہے ہوتے ہیں اور عموماً زیادتی کرنے والوں میں لڑکوں کی تعداد زیادہ ہے جو اس مکروہ فعل میں ملوث ہوتے ہیں۔ شادیاں ہو جاتی ہیں تو پھر پسند ناپسند کا سوال اٹھتا ہے۔ اگر پسند دیکھنی ہے تو شادی سے پہلے دیکھیں۔ جب شادی ہو جائے تو پھر شریفانہ طریق یہی ہے کہ پھر اس کو نبھائیں۔ خصوصاً جب بچیوں کی زندگیاں اس طرح برباد کی جاتی ہیں تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ گھر والوں کے لئے بھی اور جماعت کے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔ پس ہمارے لڑکوں اور لڑکیوں کا اگر پسند کا سوال ہو تو یہ معیار ہونا چاہئے کہ دین کیسا ہے؟ مَیں یہ نہیں کہتا کہ کفو نہ دیکھیں یہ بھی ضروری ہے۔ مگر کفو میں بھی دینی پہلو کو نمایاں حیثیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں یہی فرمایا ہے کہ جب شادیوں کی پسند دیکھنی ہو تو بہترین رشتہ وہ ہے جس میں دینی پہلو دیکھا جاتا ہے۔

پس ایک تو بہت اہم چیز یہی ہے اس کو دیکھیں اور ایسے رشتے قائم کریں جو پھر قائم رہنے والے رشتے ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ بچیوں کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ وہ دین میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اپنی روحانیت کو بڑھائیں تا کہ کسی بچی پر یہ الزام نہ لگایا جائے کہ یہ بے دین ہے اس لئے میرا اس کے ساتھ گزارا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے دین پر ترقی سے لڑکی میں اتنی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے اور مشکل حالات سے انہیں نکالتا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور امریکہ میں خاص طور پر یہ بنتا جا رہا ہے۔ مجھے نہیں پتہ کہ ابتدا میں قصور لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا۔ کچھ نہ کچھ قصور دونوں کا ہوتا ہوگا۔ لیکن جو باتیں سامنے آتی ہیں، آخر میں لڑکا اور اس کے گھر والے عموماً زیادہ قصوروار ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بچے ہو جاتے ہیں اور پھر میاں بیوی کی علیحدگی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو بچوں کے ذریعے سے جذباتی تکلیف پہنچا کر تنگ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کا بڑا واضح حکم ہے کہ نہ باپ کو اور نہ ماں کو بچوں کے ذریعہ سے تنگ کرو، تکلیف پہنچاؤ۔ اور پھر یہ نہیں کہ پھر تنگ ہی کرتے ہیں بلکہ بعض ماؤں سے بچے چھین لیتے ہیں اور جب مَیں نے اس بارے میں کئی کیسز میں تحقیق کروائی ہے تو مجھے پھر جھوٹ لکھ دیتے ہیں۔ اگر وہ جھوٹ لکھ کر مجھے دھوکہ دے بھی دیں تو خدا تعالیٰ کو تو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا۔ وہ تو عالم الغیب ہے۔ تو یہ سب کچھ بھی صرف اس لئے ہوتا ہے کہ تقویٰ میں کمی ہے اور اس میں بعض ماں باپ بھی اکثر جگہ قصوروار ہیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ تعداد بڑھ رہی ہے جو مجھے فکرمند کر رہی ہے۔ آپ کے کسی عہدیدار نے مجھے کہا کہ لڑکیوں سے کہیں کہ جماعت میں ایسے ہی لڑکے ہیں ان سے گزارا کریں۔ تو ایک تو ایسے عہدیداروں سے یہ مَیں کہتا ہوں کہ جب فیصلے کے لئے آپ کے پاس کوئی آئے تو خالی الذہن ہو کر فیصلہ کریں۔ نہ لڑکے کو مجبور کریں نہ لڑکی کو مجبور کریں اور نہ کسی پر کسی قسم کی زیادتی ہو۔

دوسرے میرے نزدیک یہ بات ہمارے احمدی نوجوانوں پر بھی بدظنی ہے کہ نہ ہی ان کی اصلاح ہوگی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ یہ خدا تعالیٰ پر بھی بدظنی ہے کہ اُس میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان کی اصلاح کر سکے۔ مَیں نے تو نصیحت اور دعا سے کئی معاملات میں مختلف قسم کی طبائع میں بڑی واضح تبدیلیاں ہوتے دیکھی ہیں۔ مَیں کس طرح بچیوں سے کہوں کہ تمہارے معاملات کا کوئی حل نہیں ہے، زیادتیوں کو برداشت کرتی چلی جاؤ۔ یا لڑکوں کے بارہ میں یہ اعلان کر دوں کہ وہ قابل اصلاح نہیں ہیں۔ مَیں نے تو یہاں آ کر نوجوانوں میں، لڑکوں میں بھی، مردوں میں بھی، جو اخلاص دیکھا ہے مَیں تو ان صاحب کی بات پہ یقین نہیں کر سکتا۔ مجھے تو بہت اخلاص سے بھرے ہوئے نوجوان نظر آ رہے ہیں۔ اگر چند ایک لڑکے جماعت میں زیادتی کرنے والے ہیں تو اس اعلان کے بعد گویا پھر لڑکوں کو تو کھلی چھوٹ مل جائے گی، مَیں کھلی چھوٹ دے رہا ہوں گا کہ تم بھی تقویٰ کو چھوڑ کر ایسے لوگوں کے نقش قدم پر چلنے والے بن جاؤ۔

پس عہدیدار بھی اپنے سر سے بوجھ اتارنے کی کوشش نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تربیت کا جو کام ان کے سپرد کیا ہے اسے سرانجام دیں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اپنے اپنے جائزے لیں اور جس کی طرف سے بھی زیادتی ہے وہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیتے ہوئے اس حسین معاشرے کو جنم دینے کی کوشش کرے جس سے یہ دنیا بھی ان کے لئے جنت بن جائے۔ نرم دلی اور نیک اعمال اور عبادت کی طرف توجہ پیدا کریں جو تقویٰ کی اساس ہیں، بنیاد ہیں۔ اگر ہر احمدی اس کی اہمیت کو سمجھ لے تو حقیقی معنوں میں ایک انقلاب ہوگا جو ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کرنے والے ہوں گے۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ اس کے لئے کوشش کرنی ضروری ہے۔ ان تمام نیک اعمال پر عمل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بیان فرمائے ہیں۔ ان کی ایک لمبی فہرست ہے اور آئندہ بھی مَیں دو دن ان تربیتی امور پر بھی آپ سے کچھ کہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو توفیق دے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں اور حقیقت میں اس مقصد کو پورا کرنے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رمضان المبارک اوراس کے مسائل

از دلاور خان قادیان

رمضان المبارک کا مہینہ ہماری زندگیوں میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں لیکر آرہا ہے، اس پر ہم اللہ کا شکر بجالاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اس سے وافر حصہ پانے کی توفیق دے۔ آمین

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے کثرت سے نزول کا مہینہ ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ بقرہ آیت ۱۸۶ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہیں:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُاللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوااللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کردینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

رمضان المبارک سے وابستہ عظیم الشان نشانات: ☆غار حرا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن کریم کے نزول کا آغاز ہوا تو وہ ایام بھی رمضان المبارک کے تھے۔

☆جنگ بدر صداقت اسلام کا بہت ہی بڑا پروقار نشان تھا جو رمضان المبارک میں لڑی گئی۔

☆فتح مکہ جب ہوئی تو ماہ رمضان تھا یہ بھی صداقت اسلام کا ایک عظیم نشان ہے۔

☆ظہور امام مہدی کا عظیم الشان نشان جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیرت انگیز پیشگوئی کے مطابق چاند اور سورج گرہن کا نشان چودہویں صدی ہجری میں منظر عام پر آیا تو یہ بھی رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ تھا۔

روزہ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔ (البقرہ:۱۸۴)

ترجمہ: اے مومنو! اللہ تعالیٰ نے تم پر روزے فرض کئے ہیں جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔"

سورۃ بقرہ کی آیت ۱۸۶ جس میں قرآن کریم کے نزول کا ذکر ملتا ہے، روزہ تمام مومنوں پر فرض ہے۔ بیمار اور مسافر کے لئے آسانی ہے کہ بعد میں اپنے روزے پورے کرے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہر رمضان المبارک میں جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نازل شدہ قرآن کریم کا دور کرواتے رہے۔

اسلامی روزہ کیا ہے؟: ہر مذہب کے لوگ روزہ رکھتے ہیں اور ان کے رکھنے کا طریق مختلف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لئے جو روزہ فرض کیا ہے وہ ایک جسمانی عبادت ہے۔ جس میں انسان سحری کھا کر طلوع فجر سے لیکر غروب آفتاب تک ہر قسم کے کھانے پینے سے رُکا رہتا ہے اور سارا دن نیک کاموں، تلاوت کلام پاک، نماز باجماعت، نوافل اور ذکر الٰہی وغیرہ میں بسر کرتا ہے۔ کھانے پینے سے رُکنا اللہ تعالیٰ نے روحانی قوتوں کو بڑھانے کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک روحانیت اور برکات کے لحاظ سے باقی تمام مہینوں پر فضیلت رکھتا ہے۔ اس میں انسان نیک اعمال بجالاتا رہتا ہے اور ناپسندیدہ اور بُرے کاموں سے بچتا رہتا ہے۔

رمضان کا چاند طلوع ہونے پر یہ مبارک مہینہ شروع ہوتا ہے: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رمضان کا چاند دیکھتے تو ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّی وَرَبُّكَ اللّٰهُ هِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ۔ کہ اے میرے خدا یہ چاند امن وامان صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اے چاند میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ تو خیر و برکت رُشد و بھلائی کا چاند بن۔

روزہ کی برکات: پس جہاں ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے کہ اے مومنو تم پر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم متقی بنو۔ اسی طرح حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہیں اور میں خود اس کی جزا بنوں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوت سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔

گویا اس سے ہمیں اچھے برے مکروہ وطیب میں تمیز معلوم ہوتی ہے۔ روزہ انسان کو آگ سے بچانے کے لئے ڈھال کا کام دیتا ہے۔ روزہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی بارگاہ میں براہ راست رسائی کا ذریعہ ہے۔ طبی نقطہ نگاہ سے بھی روزہ بہت سی جسمانی بیماریوں سے شفا کا موجب ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "رمضان ہمارے لئے یہ پیغام لیکر آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دُعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی قریب آگیا ہے وہ تم پر اپنی رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے۔ دُعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں۔ تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی کوئی ایسی آواز نہیں ہوگی جو تمہارے دل سے اُٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو۔"

(اخبار بدر ۲۹ / مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ ۱)

رمضان کے تقاضے: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔" (بخاری کتاب الصوم)

کن لوگوں پر روزے فرض ہیں: ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر بالغ مومن مرد، عورت پر فرض کئے گئے ہیں۔ ایک دن کا روزہ بھی عملاً بلا کسی شرعی عذر کے ترک کرنا بڑا گناہ ہے جس کی تلافی عمر بھر کے روزے رکھ کر بھی نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ ندامت کا احساس اور توبہ و استغفار نہ ہو۔ نابالغ بچوں کو عادت ڈالنے کی غرض سے چند ایک روزے رکھ لینے چاہئیں لیکن بہت چھوٹی عمر کے بچوں کو روزہ رکھوانا منع ہے کیونکہ اس سے اُن کی نشوونما پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ بعض لوگ سفر اور بیماری کی حالت میں بھی روزہ رکھ لیتے ہیں ایسا کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف ہے۔ البتہ جس شخص کا سفر ملازمت کے فرائض میں داخل ہے یا روزی کمانے کے لئے جیسے ریلوے کے ملازم یا گاڑی کے ڈرائیور یا پھیری والے ان سب کو روزہ رکھنا چاہئے ان کا سفر سفر نہیں بلکہ معمول کی حالت ہے۔

سحری اور افطاری: رمضان شریف میں صبح کے کھانے کو سحری اور روزہ کھولنے کو افطار کرنا کہتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سحری آخر وقت میں کھانی چاہئے یعنی فجر کی اذان یعنی طلوع فجر سے دس پندرہ منٹ پہلے تک اور روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنی چاہئے یعنی سورج غروب ہونے کے ساتھ ہی روزہ افطار کر لینا چاہئے اسی میں برکت ہے۔ حضرت سہل بنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے۔ اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔ اسی طرح حضور ﷺ نے سحری کھانے پر زور دیا ہے اور فرمایا کہ سحری کھانے میں برکت ہے اور بغیر سحری کھانے کے روزہ رکھنے کو ناپسند فرمایا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ روزے کے لئے نیت بہت ضروری ہے۔ حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ صرف اس شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے پختہ عزم کے ساتھ روزہ کی نیت کر لی ہو۔" (ترمذی)

نماز تراویح: رمضان المبارک کی عبادتوں میں سے ایک اہم عبادت نماز تراویح بھی ہے۔ یہ نماز یا تو رات کے آخری حصہ میں سحری اور نماز فجر سے پہلے یا پھر عشا کی نماز کے بعد مسجد میں کسی حافظ قرآن امام کے پیچھے باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے (آٹھ نوافل اور تین وتر) زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ (گویا اس طرح تعداد رکعت تراویح کی تعین ہوئی)۔ (بخاری و مسلم)

اعتکاف: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر کو تلاش کرو طاق راتوں میں رمضان کے آخری دس دنوں میں۔ (صحیح بخاری)

اعتکاف کے لئے مسجد میں دس دن کے لئے ایک ہجرہ بنا کر عبادت کی جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے متعلق فرمایا، وہ گناہوں کو روک دیتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں جاری ہو جاتی ہیں۔ اُس شخص کی طرح جو سب نیکیوں کو کرنے والا ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور جس سال آپ کی وفات ہوئی اُس سال آپؐ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔ (بخاری)

فدیۃ الصیام: رمضان شریف کے مبارک مہینے میں ہر عاقل و بالغ اور صحت مند مسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکان اسلام کی۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو یا کوئی حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے یا نقدی کی صورت میں کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا کہ روزہ نہ رکھ سکنے والے رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہئے تا کہ ان کے روزے قبول ہوں اور جو کمی کسی پہلو سے ان کے اس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اس زائد نیکی

کے صدقے پوری ہو جائے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۔ بالکل ایک اور رنگ میں اس آیت کا مضمون کھل گیا کہ وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور حسرت رکھتے ہیں کہ کاش ہم بھی روزہ رکھ سکیں اُن کے لئے ترکیب یہ بتائی جاتی ہے کہ وہ فدیہ دیں۔ ایک غریب کا پیٹ بھریں اُس کی دُعائیں لگیں گی تو اللہ تعالیٰ روزہ کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ غرضیکہ حصول طاقت کے لئے فدیہ ہے۔

رمضان المبارک اور تلاوت قرآن کریم

:رمضان المبارک میں قرآن کریم کی تلاوت بھی کثرت کے ساتھ کرنی چاہئے۔ کیونکہ تلاوت قرآن بے شمار برکات و فیوض کی حامل ہے۔ تلاوت قرآن کریم کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ رجون ۱۹۷۲ء بمقام سعید ہاؤس ایبٹ آباد (پاکستان) جو اخبار بدر جلد ۲۶ شمارہ ۳۱ تاریخ ۴ راگست ۱۹۷۷ صفحہ ۳ پر طبع ہوا فرمایا تھا کہ: (خلاصہ یہ ہے) محض قرآن کریم کی تلاوت کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ ہمیں اس سے دلی لگاؤ ہو اور ہم اس کا اثر قبول کریں۔ قرآن کریم کے اثرات کو قبول کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ (۱) خشیت الٰہی (۲) محبت الٰہیہ ذاتیہ۔ ہر احمدی جو اپنی عمر اور تربیت کے لحاظ سے اس سلسلہ میں ابتداء کر چکا ہے اپنی حرکت میں کمی نہ آنے دے۔ آپؒ نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۱۲، ۱۵ اور ۲۴ کی تلاوت فرمائی تھی۔ ''تو کہہ دے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ کی اس طرح عبادت کروں کہ اطاعت صرف اسی کے لئے مخصوص کردوں۔ ☆ (اور پھر) کہہ دے کہ میں اللہ کی عبادت اپنی اطاعت کو صرف اس کے لئے وابستہ کرتے ہوئے کرتا ہوں۔ ☆ اللہ وہ ہے جس نے بہتر سے بہتر بات یعنی وہ کتاب اتاری ہے، جو متشابہ بھی ہے اور اس کے مضمون نہایت اعلیٰ ہیں۔ جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے جسموں کے رونگٹے اس کے پڑھنے سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کے چمڑے اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف جھک جاتے ہیں۔
(ترجمہ از تفسیر صغیر)
پس معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت ہر وقت ہی ایک عظیم اور ''محمود'' فعل ہے اور صبح کے وقت کی تلاوت تو خدا کے حضور ''مقام مشہود'' پاتی ہے۔ مگر رمضان میں اس کی تلاوت ایک خاص مقام رکھتی ہے کیونکہ قرآن رمضان میں اترا اور رمضان میں انسان ہر نیکی احسن رنگ میں ادا کرتا ہے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن روزے اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس شخص کو (رمضان میں) دن کے وقت کھانے پینے اور شہوات نفسانی سے روکا تھا (یہ رک گیا تھا)۔ پس میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے رب! میں نے اس شخص کو رات سونے سے روک دیا تھا (یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر قرآن پڑھتا تھا) پس اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ پس ان دونوں کی سفارش قبول کی جائیگی (اور اس شخص کو بخش دیا جائے گا۔)'' (بیہقی شعب الایمان)

رمضان المبارک اور عبادات:

رمضان المبارک عبادتوں کا موسم بہار ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا بابرکت مہینہ آیا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانی قوتیں زنجیروں میں جکڑ دی جاتی ہیں۔ گویا کہ انسانی قلوب پر ایک عظیم الشان روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ رمضان کے مبارک مہینے کو عبادتوں سے ایک خاص تعلق ہے بلکہ عبادتوں کی معراج اگر رمضان کو کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہے۔ روزہ تو عبادتوں کا دروازہ ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔'' (جامع الصغیر)
دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کرنے کا مقصد قرآن کریم میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وماخلقت الجنّ والانس الالیعبدون یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں اور وہ متقی انسان جو اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان پر یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اس مقصد سے غافل لوگوں کو اس کے حصول کی طرف توجہ دلائیں۔
پس رمضان المبارک جو عبادتوں کا موسم بہار ہے اس موسم میں خاص طور پر دلوں میں ایک نیک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ایک انسان اس کی طرف ایک قدم بڑھاتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف چل کر آتا ہے اور اگر بندہ خدا تعالیٰ کی طرف چل کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی طرف دوڑ کر آتا ہے غرضیکہ ہماری حقیر مساعی بھی اس کے نزدیک بہت بڑی ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ انسان فطرتی طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے۔ قدم قدم پہ بھول چوک ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورت نساء ۲۹ میں فرمایا۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا
اس کے ساتھ یہ دیکھئے کہ اُس کے فضل و احسان کا کتنا بڑا ہاتھ ہے رحمت باری نے کس قدر رحمت کے سامان کر رکھے ہیں۔
☆ پانچ وقت نمازیں فرض کر دیں اور یہ بتایا کہ جیسے پانچ مرتبہ نہر میں نہانے سے میل نہیں رہتی اسی طرح پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی کرنے والا یقیناً اپنے گناہوں کو دھوڈالے گا۔ ہفتہ میں ایک بار نماز جمعہ کی ادائیگی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ یعنی ہفتہ بھر کے گناہ نماز جمعہ کی ادائیگی سے معاف ہو جاتے ہیں۔
☆ سال بھر میں ماہ رمضان المبارک کے عبادتوں کا موسم بہار آ گیا۔ جس کے متعلق فرمایا۔ پہلا عشرہ رحمت کا، دوسرا عشرہ مغفرت کا اور تیسرا عشرہ آگ کے عذاب سے نجات کا موجب ہے۔ خلاصہ کلام اس کا یہ ہے غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه (صحیح بخاری) کہ دوران سال کے تمام گناہ ہر اُس شخص کے معاف کر دیئے جاتے ہیں جو ایمان اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے دیگر نفلی عبادات کو پورے ذوق و شوق سے بجالاتا ہے پھر اس پر پختگی سے عمل پیرا بھی ہو جاتا ہے۔ چونکہ یہ دُعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ خدائے رحمٰن نے فرمایا: وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔ (سورۃ بقرہ آیت ۱۸۷)
ترجمہ: اور (اے رسول) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تو جواب دے کہ) میں (اُن کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دُعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔
خدا تعالیٰ کے احکام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں وہ دو قسموں میں تقسیم ہیں ایک جسمانیتر یا مالی دوسرے بدنی عبادات۔ مالی تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے۔ پس انسان کو یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔
ماہ رمضان میں مسلمانوں کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو جاتی ہے۔ انسان روزے رکھتا ہے۔ نمازوں کی پابندی کرتا ہے۔ نوافل ادا کرتا ہے۔ نماز تراویح اور تہجد کی نماز ادا کرتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت اس پر غور و خوض کرتا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ میں اپنا قدم آگے بڑھاتا ہے۔ پھر آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف کرتا ہے اور شب بیداری کر کے عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے۔ آخر کار پھر ایسے عبادت گزار لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی کو پالیتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان میں دُعا کرتے ہیں۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ یعنی کہ اے اللہ یقیناً تو بہت معاف کرنے والا ہے تو عفو کو پسند کرتا ہے پس تو مجھے معاف کر۔

رمضان المبارک اور لیلۃ القدر

: لیلۃ القدر کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ یہ مبارک رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من صام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔ یعنی جو شخص لیلۃ القدر کو خوب جاگے اور عبادت کرے اور اس کی یہ عبادت ایمان اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے ہو تو اس کے سب گناہ جو پہلے کر چکا ہو معاف ہو جاتے ہیں۔
(بخاری کتاب الصوم)
لیلۃ القدر وہ عظیم الشان ساعت ہے جس میں عاشقان الٰہی کو وصال الٰہی ہوتا ہے۔ اور جب تتنزل علیھم الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلام کا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شب کے آخری حصے میں سماء الدنیا پر آکر پکارتا ہے۔ ھل من سائل فاعطیہ وھل من داع فاجیب لہٗ کہ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں اور کوئی ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔
پس لیلۃ القدر یہ وہ مبارک رات ہے جس میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا اور جس کی فضیلت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر (سورۃ القدر: ۴) کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں اسے تلاش کرنے کی ارشاد فرمایا۔ جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اس رات خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت قریب آجاتا ہے اور ان کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جس کا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس تاریک زمانہ میں کوئی مامور من اللہ مبعوث ہو اس زمانہ کو بھی لیلۃ القدر کہتے ہیں۔

صدقۃ الفطر

: ہمارے ہاں فطرانہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فطرانہ گھر کے ہر فرد مرد، عورت بالغ اور نابالغ سب پر واجب ہے یہاں تک کہ عید کے دن پیدا ہونے والے بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کر کے نماز عید کے لئے جانا چاہئے۔ احادیث کے مطابق اس کی دو حکمتیں ہیں۔ پہلی یہ کہ روزہ دار کی چھوٹی موٹی کوتاہی کی فطرانہ تلافی کا ذریعہ بنتا ہے۔ دوسری حکمت یہ کہ غریب مسکین لوگ جن کے پاس عید منانے کے لئے رقم نہیں ہوتی تو فطرانہ کی رقم ان کی مالی اعانت کا ذریعہ بنتی ہے۔

عید الفطر

: اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق رمضان المبارک کے اختتام پر عید الفطر منائی جاتی ہے۔ ''ہلال'' عید کا چاند دیکھنے کے بعد اگلے روز نماز عید ادا کی جاتی ہے اور خوشی منائی جاتی ہے۔ نئے کپڑے خوشبو لگا کر پہنے جاتے ہیں اور خوشی میں اچھے اچھے کھانے کھائے جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو گلے لگا کر مبارکباد دی جاتی ہے۔
پس حقیقی عید تو روزہ دار کی ہے جس نے خدا کی خاطر ''عُسر'' اختیار کیا۔ اچھے کھانے پینے سے رکا رہا ہر برائی سے رکا رہا اور اللہ کو خوش کیا اور خوشی سے یہ سب کچھ کیا تھا اُس ''یُسر'' کی تمنا میں جو اس عُسر کے بیتے سے پھوٹتی ہے جس کی اللہ نے بشارت دی ''انا اجزی بہ'' کہ میں ایسے روزہ دار کی خود جزاء بن کر اُسے مل جاتا ہوں۔ پس یہ عید روحانی مجاہدات کے بعد ملتی ہے جس کا سورۃ الانشقاق ۷ میں ذکر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ۔ کہ انسان تجھ میں خدا نے ایسی طاقت اور ایسی قوت پرواز رکھی ہے کہ اگر تو پورا زور لگا کر اپنے رب کی طرف حرکت کرنا شروع کر دے تو آخر ایک دن اپنے رب حقیقی کو پالے گا۔ پس یہی انسان کا مقصد حیات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس حقیقی عید کو پانے کی توفیق دے۔ آمین

رمضانُ المبارک کامقدّس مہینہ اورادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رُکن ہے اور صاحب نصاب مسلمان کے لئے اُسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدّس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کے اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔اس ضمن میں سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

” ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے ' عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔اسی طرح جنہوں نے جانور ' بھیڑ ' بکریاں ' گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں ' جنکی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں ' دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔لیکن اگر اُنکے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5% (اڑھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنھا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔ “ (تلخیص اقتباس خطبہ جمعہ 28/ مئی 2004ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادئیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/1998 میں ہدایت فرمائی تھی کہ :-

” زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہیئے۔کسی شخص' کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔غریب بھائیوں کو جو چُنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں' ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ بھی اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔ “

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہٖ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب دمستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

صدقۃُ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:-صدقۃُ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔جو تمام مسلمان مردوں ' عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دوکلو 750 گرام غلّہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے۔پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔قادیان اور اس کے گرد و نواح میں چونکہ ایک صاع غلّہ کی اوسط قیمت -/30 روپئے بنتی ہے اس لئے پنجاب کے لئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/30 روپئے مقرر کی گئی ہے۔صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جا سکے۔دفتر وکالت المال لنڈن کے سرکلر VMA 7547/19.11.2001 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہرصورت مرکزی ریزروفنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔

بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے، کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کسقدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:-سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ وخیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔اس لئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔حضورؓ نے فرمایا:-

” خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔جو کچھ خدا کر سکتا ہے بندہ نہیں کر سکتا ہے خدا تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں اس میں سب طاقتیں ہیں جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اس کا علم پہنچتا ہے۔خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔جہاں دعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کر دیتا ہے۔ “

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات دیا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ وخیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ 22 اگست 2008 از صفحہ 16

کرنا ضروری ہے۔فرمایا: پس اپنی اپنی انتہائی استعدادوں کے مطابق اپنی عبادتوں کی معیار ہر احمدی کو بڑھانے چاہئیں تا کہ اس کی محبت کا دعویٰ حقیقت کا روپ دھار لے۔پس ان دنوں میں اپنی عبادتوں اور نمازوں کی طرف بھی توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بصیرت افروز اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا: حقیقی عبادت گذار وہی ہے جو اللہ کے بندوں کا حق بھی ادا کرنے والا ہو۔

فرمایا: یہ باتیں ہیں جو ہر احمدی کو اپنے پر لاگو کرتے ہوئے ان کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

فرمایا: یہ دن جو آج کل آپ کو میسر ہیں ان میں جائزے لیں کیونکہ ماحول کا بھی اثر ہوتا ہے اس لئے جائزے لینے کے لئے توجہ پیدا ہو سکتی ہے اپنی نمازوں اور دوسرے اخلاق کے بھی جائزے لیں کسی بھی قسم کے حقوق کی تلفی کا کسی کو خیال نہ آئے۔ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ تمام بنیادی اخلاق جن کا معاشرے میں رہتے ہوئے ایک انسان کو مظاہرہ کرنا چاہئے اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتے جب تک خدا تعالیٰ کا حقیقی خوف قائم نہ ہو اور ہر قسم کی اَنانیت اور تکبر دل سے دور نہ ہو اور جب ایک شخص میں یہ پیدا ہو جائے ایسا شخص تمام قسم کی برائیوں سے پاک ہو جاتا ہے پھر ایسا احمدی اس معیار کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم کو لانا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆

کیا آپ نے بقایا ھدیہ بدر ادا کر دیا ھے......؟

اپنا بدر جاری رکھنے کیلئے جلد از جلد بقایا رقم دفتر ہذا کو ارسال کریں۔ (مینجر بدر)

AEM

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

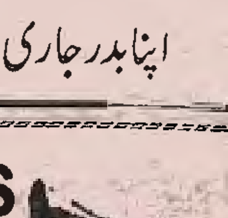

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ مغربی افریقہ کی مختصر جھلکیاں

احمدیہ ہسپتال نیوبصّہ کا معائنہ۔

خلیفۃ المسیح کے بیان فرمودہ عملی اقدامات دنیا کے موجودہ گھمبیر پریشان کن مسائل کا حل ہیں۔نائیجیریا میں موجود غیر معمولی انسانی ومادی ذرائع کے غریب عوام کے لئے بہتر استعمال کے سلسلہ میں آپ کے روشن خیالات سے عزت مآب خلیفۃ المسیح کی دلوں کی گہرائیوں تک سرایت کر جانے والی بصیرت ،وسعت قلبی ،عاجزانہ طبیعت اور مدبرانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہو سکتاہے۔

(امیر آف بورگو کا حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس)

امیر آف بورگو کے استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور انور کا خطاب۔

- ......جماعت احمدیہ کے تمام منصوبہ جات خواہ وہ تعلیمی ہوں یا انتظامی وہ سارے کے سارے انسانیت کے لئے بہت مددگار ثابت ہورہے ہیں۔
- ......جماعت احمدیہ نے بہت تکالیف اٹھائیں مگر اس جماعت کی سچائی اور اخلاص نے ان تکالیف کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی۔

(استقبالیہ تقریب میں بعض سرکردہ شخصیات کے ویلکم ایڈریس اور جماعتی خدمات پر خراج تحسین)

اسلامک سینٹر کا سنگ بنیاد۔ نیوبصّہ سے ابوجہ کے لئے روانگی۔ ابوجہ میں احمدیہ مسجد مبارک کا افتتاح

خداتعالیٰ کے قریب آئیں۔خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان سے ہمدردی کرے۔

(ٹیلی ویژن انٹرویو میں اہالیان نائیجیریا کے نام پیغام)

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔ کینیا کے مبلغین ومعلمین کے وفد سے ملاقات اور اہم ہدایات۔ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائیجیریا کی حضور انور سے ملاقات۔

(نائیجیریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ :عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

29/اپریل 2008ء بروز منگل :

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ سے احمدیہ مسجد نیوبصّہ تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

احمدیہ ہسپتال نیوبصّہ (New Bussa) کا معائنہ : صبح سوا نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ ہسپتال نیوبصّہ کے معائنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی ہسپتال آمد پر ڈاکٹر محبوب احمد صاحب نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا اور مریضوں کے وارڈ میں بھی تشریف لے گئے اور مریضوں کا حال پوچھا اور ان کی بیماریوں کے متعلق دریافت فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر اُسی وقت مریضوں کو بصورت رقم تحائف بھی دئے گئے ۔ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور نے ہسپتال کے احاطہ میں پودا لگایا۔بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس اور ڈاکٹر محبوب احمد صاحب کے گھر بھی تشریف لے گئے۔آخر پر ہسپتال کے سٹاف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ہسپتال کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائشگاہ گیسٹ ہاؤس تشریف لے آئے۔

امیر آف بورگو (Borgo) کا حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ : امیر آف بورگو نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام حضور انور کی رہائشگاہ Royal Villa سے کچھ فاصلہ پر Sabuke Square میں کیا تھا۔اس تقریب میں ممبران پارلیمنٹ، گورنر لیگوس سٹیٹ اور گورنر Abia سٹیٹ کے نمائندے سابق گورنر نائیجر سٹیٹ ،جسٹس صاحبان ،روایتی بادشاہ اور چیفس اور امام اور دیگر سرکردہ احباب اور عمائدین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس تقریب میں آمد سے قبل تمام مہمان اور عمائدین اس پروگرام میں شمولیت کے لئے پہنچ چکے تھے۔اور امیر آف بورگو خود بھی حضور انور کے استقبال کے لئے پہلے سے ہی وہاں موجود تھے۔

صبح ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔امیر آف بورگو نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور سٹیج کے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے مہمانوں سے فرداً فرداً حضور انور کا تعارف کروایا۔اس تقریب کی کارروائی کا آغاز مقامی روایت کے مطابق عبدالخالق نیّر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا نے دعا سے کیا۔بعدازاں عبدالغنی شوٹمی صاحب مبلغ نائیجیریا نے تلاوت قرآن کریم پیش کی۔

اس کے بعد امیر آف بورگو Dr.(Sen.) H.Dantoro Con. Kitoro III نے اپنا Welcome Address پیش کیا۔امیر آف بورگو نے اپنے ایڈریس میں کہا: درحقیقت سب تعریفیں اسی خدائے قادر وتوانا کے لئے ہیں جس نے آج کی تقریب کو خواب سے تعبیر میں بدل ڈالا۔خداتعالیٰ کا تہ دل سے شکرگزار ہوتے ہوئے میں اپنی طرف سے بورگو (Borgo) امارت کی کونسل کی طرف سے اور اس سلطنت کے تمام عوام خواہ وہ اس موقع پر حاضر ہونے کی سعادت پاسکے یا نہ پاسکے،سب کی طرف سے عزت مآب خلیفۃ المسیح کو New Bussa میں جو کہ Borgo Kingdom کا روایتی دارالحکومت ہے خوش آمدید کہتا ہوں۔

بلاشبہ آج کا دن بورگو کے عوام کے لئے ،نائیجر سٹیٹ کے لئے اور نائیجیریا کے تمام باسیوں کے لئے ایک خاص تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔اس غرض سے ہم خداتعالیٰ کے شکرگزار ہیں جس نے خلیفۃ المسیح کو اور آپ کے وفد کے تمام ممبران کو طویل مگر بابرکت سفر اختیار کرتے ہوئے ہمارے پاس تشریف لانے کی توفیق بخشی۔

جولائی 2007ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر خاکسار کو آپ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔اس موقع پر بلاتکلّف اور مدبرانہ انداز میں ہمیں دنیا کے دور حاضر کے معاشرتی ،اقتصادی اور روحانی حالات کے بارہ میں تجزیاتی تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔خلیفۃ المسیح کے بیان فرمودہ عملی اقدامات جو یقیناً مؤثر انداز میں دنیا کے موجودہ گھمبیر اور پریشان کن مسائل کا حل ہیں نے میرے دل پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور خاکسار کے حق میں جس تعلق اور محبت کا اظہار آپ نے فرمایا اور نائیجیریا کے خصوصی حالات کے دیرپا حل کے سلسلہ میں جو پدرانہ محبت سے لبریز دعائیں آپ نے کیں اور نائیجیریا میں موجود غیر معمولی انسانی ومادّی ذرائع کے غریب عوام کے لئے بہتر استعمال کے سلسلہ میں جو روشن خیالات آپ نے پیش فرمائے میرے لئے حرز جان اور ناقابل فراموش ہیں۔ یقیناً ایسے ہی موقع پر عزت مآب خلیفۃ المسیح کی دلوں کی گہرائیوں تک سرایت کر جانے والی بصیرت،وسعت قلبی،عاجزانہ طبیعت اور مدبرانہ صلاحیتوں کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

امیر آف بورگو نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج کے مصائب میں گھری ہوئی نسل کو ان صلاحیتوں اور اقدار سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔اس عظیم رہنما کے مذکورہ خصائل کی روشنی میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی روز افزوں اور مسلسل ترقی کو سمجھنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں رہتا۔عالمگیر مسلمان جماعت احمدیہ ایک تبلیغی تنظیم کے طور پر بین الاقوامی شہرت رکھتی ہے لیکن میرا یقین ہے کہ روحانیت کے ساتھ ساتھ اس کرّہ ارض پر زندگی کے شعور اور جوش کا حسین امتزاج جماعت احمدیہ کا طرّہ امتیاز ہے۔اس لحاظ سے مَیں خود کو اور اپنے تمام عوام کو ازحد سعادت مند خیال کرتا ہوں کہ آج ہم اس عظیم روحانی رہنما کے شرف زیارت سے فیضیاب ہورہے ہیں۔ہم ایک مرتبہ پھر اس مقدس وجود اور معزز اراکین وفد کو خوش آمدید کہتے ہیں۔اسی طرح عالمگیر جماعت احمدیہ جو کہ اپنی تنظیم کے سو سال پورے ہونے پر صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی منارہی ہے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

اس کے بعد امیر آف بورگو (Borgo) نے اپنے ایڈریس میں اپنی سلطنت کا تفصیلی تعارف کروایا اور اس علاقہ میں تعلیمی ،طبّی سہولتوں اور سلطنت کے اقتصادی ومعاشی حالات اور زرعی منصوبوں کا ذکر کیا۔امیر آف بورگو کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

☆☆☆☆☆☆

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد تعوذ کے بعد فرمایا:

آج مجھے خوشی ہے کہ مَیں اپنے ایک دوست کے علاقہ میں ہوں ۔مَیں انہیں دو سال سے جانتا ہوں ۔مَیں نے ان میں اعلیٰ اخلاق ہی دیکھے ہیں اور ان اعلیٰ اخلاق میں انکساری کا وصف نمایاں ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کا High Status ہے، بڑا مقام ہے۔ لیکن مَیں نے ان میں عاجزی ہی پائی ہے۔ جب انہوں نے مجھے اپنی Kingdom میں آنے کی دعوت دی تو مَیں انکار نہ کرسکا۔ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ خوش آمدید کہا ہے اور اپنے نیک جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان کے جو جذبات میرے بارہ میں ہیں وہ بتاتے ہیں کہ یہ خیالات رکھنے والا شخص اعلیٰ اخلاق کا مالک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نائیجیریا اور بالخصوص Borgo کے علاقہ کو بہت سے وسائل سے نوازا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو خدا کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں تم کو زیادہ بڑھا کر دوں گا۔ شیخی بگھارنے والے کو خدا تعالیٰ برکت نہیں دیا کرتا اور شکر کرنے والے کو اور بھی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ نائیجیریا میں جو وسائل مہیا ہیں، جو ریسورسز ہیں وہ تمام قوم کے فائدہ کے لئے استعمال ہونے چاہئیں۔ آپ لوگ محنت اور دیانتداری سے قوم کی خدمت کرتے رہیں۔ اللہ کرے کہ یہ اعلیٰ اخلاق ہمیشہ آپ میں قائم رہیں اور خدا کرے کہ نائیجیریا ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں شامل ہو۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ نے ہمیشہ ضرورتمند کی مدد کی ہے اور یہ ہماری بہت پرانی روایت ہے کہ ہم غرباء اور ضرورتمندوں کی مدد کرتے ہیں۔ ہم انشاء اللہ یہاں بورگو (Borgo) کے لوگوں کی بھی خدمت کریں گے۔ حضور انور نے فرمایا: مَیں اپنی انتظامیہ کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جائزہ لیں اور فیزیبلٹی (Feasibility) رپورٹ تیار کریں کہ ہم کس طرح بورگو کے لوگوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ یہاں کے وسائل کو کس طرح استعمال میں لایا جاسکتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ Borgo Kingdom کو نائیجیریا کی کامیاب ترین کنگڈم بنائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارا یہ اصول ہے کہ جب ہم دوستی کرتے ہیں تو پھر ہمیشہ دوست رکھتے ہیں۔ جب مَیں نے ایک دفعہ King of Borgo کو دوست کہا ہے تو اب وہ میرے لئے بھائی کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ دوستی کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق دے کہ وہ بورگو کے عوام کی خدمت کرسکیں۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ایک بار پھر یہاں اپنے علاقہ میں بلانے پر آپ سب کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے اور آپ تمام لوگوں کو بہت ترقیات سے نوازے۔ (آمین)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعد بعض سرکردہ شخصیات نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

✿......جسٹس سلیمان Belgore نیشنل امیر Isbon نے اپنے ایڈریس میں کہا:

''مَیں سَر کے بالوں سے پاؤں کے ناخنوں تک خوش ہوں۔ مَیں بحیثیت ایک روایتی رہنما (Traditional Ruler) کے یہی کہوں گا کہ جو خصوصیات خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں ایک رہنما کی گنوائی ہیں وہ ہم میں سے ہر ایک کی ہونی چاہئیں اور جو ہماری رہنمائی فرمائی ہے، ہم میں سے ہر ایک کو اس پر کاربند ہونا چاہئے''۔

✿......الحاجی ابراہیم بالغوں نمائندہ گورنر لیگوس سٹیٹ نے کہا: ''مجھے بڑی خوشی ہے کہ خلیفۃ المسیح یہاں اسلامک سینٹر کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ یہ درست اور صحیح سمت میں مبارک قدم ہے اور اسلام کے پھیلانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے تمام منصوبہ جات خواہ وہ تعلیمی ہوں یا انتظامی وہ سارے کے سارے انسانیت کے لئے بہت مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ مَیں احمدیہ جماعت کے تمام دوستوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں''۔

✿......نمائندہ گورنر Abia سٹیٹ نے کہا: ''مَیں آج اس موقعہ پر اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ اسلامک سینٹر ملک نائیجیریا کی بہت بڑی خدمت ہوگی اور اس اقدام پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مَیں خواہش کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو بہت بابرکت فرمائے''۔

✿......گورنر (ر) گواڈابے (Guadabe) سابق گورنر نائیجر سٹیٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا:

''مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ آج کی اس تقریب میں شامل ہوں۔ جماعت احمدیہ نے بہت تکالیف اٹھائیں مگر اس جماعت کی سچائی اور اخلاص نے ان تکالیف کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی اور آج خلافت احمدیہ سو سال گزار چکی ہے۔ ہم تمام اہالیان نائیجر سٹیٹ خلیفۃ المسیح کی تبلیغ اسلام کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آپ کی محبت کا جواب ہم یہ کہہ کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بے پناہ فضلوں سے نوازے۔ اسلام تمام نسلوں، رنگوں اور اقوام کے لوگوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کرتا ہے اور اس کی ایک بہترین مثال آج ہم نے اس تقریب کی صورت میں دیکھی ہے''۔

✿......بعد ازاں ایک مہمان الحاجی یقین صاحب نے کہا: مَیں محترم نسیم سیفی صاحب کے زمانہ میں 1955ء تا 1962ء فضل عمر اسلامک سکول لیگوس کا طالبعلم رہا۔ ہم آج بہت خوش ہیں کہ آج اسلامک سینٹر کی بنیاد رکھی جارہی ہے۔ عمائدین کے ان ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر آف بورگو کو صد سالہ خلافت جوبلی کا سووینئر جو کہ کرسٹل کی صورت میں تیار ہوا تھا عطا فرمایا اور ساتھ تحریک جدید کی طرف سے شائع ہونے والا سووینئر بھی عطا فرمایا۔ بعد ازاں ایک گروپ نے کورس کی شکل میں مترنم آواز کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا۔ اس کے بعد چیئرمین نے اختتامی ریمارکس دیئے اور تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ استقبالیہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔

اسلامک سینٹر کا سنگ بنیاد: اس کے بعد پروگرام کے مطابق "Hadiza Memorial Islamic Centre" کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سنگ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کو اس عمارت کا نقشہ دکھایا گیا اور بریفنگ دی گئی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ امیر آف بورگو کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس پراجیکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مقامی روایت کے مطابق یہاں کے امام نے چند قرآنی دعائیں پڑھیں جس کے ساتھ سنگ بنیاد کی یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ امیر آف بورگو بھی حضور انور کے ساتھ رہائشگاہ پر آئے اور حضور انور کے ساتھ بیٹھے رہے۔ حضور انور امیر آف بورگو سے گفتگو فرماتے رہے۔ اس دوران پریس اور میڈیا بھی موجود تھا اور مسلسل تصاویر اتاری جا رہی تھیں۔

اس دوران بعض روایتی چیفس اور عمائدین بھی حضور انور کی رہائشگاہ پہنچ گئے۔ ورحضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا تھا کہ حضور انور کے قریب ہو اور برکتیں حاصل کرے۔

نیوبُصّہ سے ابوجہ (Abuja) کے لئے روانگی: آج کے پروگرام کے مطابق نیوبُصّہ سے ابوجہ (Abuja) کے لئے روانگی تھی۔ پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ جس کے بعد قافلہ پولیس کی Escort میں ابوجہ (Abuja) کے لئے روانہ ہوا۔ نیوبُصّہ سے ابوجہ کا فاصلہ 450 کلومیٹر ہے۔ امیر آف بورگو اپنے علاقہ سے 17 کلومیٹر باہر تک اپنے عمائدین کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے نیچے اترے اور امیر آف بورگو نے شرف مصافحہ و معانقہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کیا۔ یہاں مختصر قیام کے بعد قافلہ اپنے سفر کے لئے آگے روانہ ہوا۔ قریباً سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد راستہ میں Makwa نامی جماعت میں کچھ دیر کے لئے رُکے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مسجد Mawa میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ مقامی جماعت یہاں پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کی منتظر تھی۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر سے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور بچوں، بچیوں نے نغمات پیش کئے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد ملک کے دارالحکومت ابوجہ (Abuja) کی طرف سفر جاری رہا۔ نیوبُصّہ سے قریباً 300 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد راستہ میں Minna کے مقام پر کچھ دیر کے لئے رُکے۔ یہاں مختصر قیام کے لئے جماعت احمدیہ Minna نے مین ہائی وے کے قریب ہوٹل Sheroro میں انتظام کیا تھا۔ ہوٹل سے باہر مقامی جماعت نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔ بچوں اور بچیوں نے مل کر گیت پیش کئے۔ دو بچیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ ہوٹل شیرورو میں کچھ دیر قیام کے بعد یہاں سے آگے ابوجہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی۔ ابوجہ شہر کی حدود سے باہر مجلس خدام الاحمدیہ ابوجہ کی سیکورٹی ٹیم اور ابوجہ سٹیٹ سیکورٹی پولیس کی دو گاڑیاں حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ جونہی حضور انور کا قافلہ ابوجہ شہر کی حدود میں پہنچا تو یہاں سے خدام کی سیکورٹی ٹیم اور ابوجہ پولیس کی گاڑیوں نے قافلہ کو Escort کیا اور نائیجیریا کے دارالحکومت Abuja کے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے رات پونے آٹھ بجے قافلہ احمدیہ مرکز ابوجہ پہنچا جہاں احباب جماعت نے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا اور فلک شگاف نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں نے مل کر مقامی زبانوں میں استقبالیہ گیت پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے نیچے اتر آئے اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور ان کے نعروں کا جواب دیا۔

''مسجد مبارک'' کا افتتاح: بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''احمدیہ مسجد مبارک'' کا افتتاح فرمایا اور مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ جماعت احمدیہ کی مرکزی مسجد ''مسجد مبارک'' ابوجہ (Abuja) شہر کے مرکزی ایریا میں ائرپورٹ روڈ پر واقع ہے۔ اس مسجد کی تعمیر امسال 2008ء میں مکمل ہوئی ہے۔ یہ بہت خوبصورت، وسیع و عریض دو منزلہ مسجد ہے۔ پہلی منزل پر مردوں کے لئے نماز کا ہال ہے اور دوسری منزل پر خواتین کے لئے نماز کی جگہ بنائی گئی ہے۔ اسی طرح دونوں منازل پر دفاتر اور میٹنگ رومز بھی ہیں۔ جماعت کے اس سینٹر کا رقبہ 7261 مربع میٹر ہے۔ جس میں 2400 مربع میٹر کے رقبہ پر

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ تعمیر کے اخراجات چار لاکھ پاؤنڈ سے زائد ہیں۔

گیسٹ ہاؤس کا افتتاح: جماعت نائیجیریا نے مسجد سے ملحقہ حصہ میں ایک دو منزلہ گیسٹ ہاؤس بھی تعمیر کیا ہے۔ مسجد کے افتتاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس نئے تعمیر ہونے والے گیسٹ ہاؤس کا بھی افتتاح فرمایا اور بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ ابوجہ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رہائش اسی گیسٹ ہاؤس میں تھی۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رہائشگاہ سے مسجد مبارک تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

ٹیلی ویژن انٹرویو: نمازوں کی ادائیگی کے بعد جب حضور انور مسجد سے باہر تشریف لائے تو ٹیلی ویژن سٹیشن NTA کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انٹرویو کے لئے باہر کھڑے تھے۔ نمائندہ کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ خاص سال ہے۔ خلافت احمدیہ کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اور ہم صد سالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔ مَیں احمدیہ مسلم جماعت کا سربراہ ہونے کی وجہ سے مختلف ممالک کے سفر کرتا ہوں۔ خاص طور پر ان ممالک کے جہاں جماعت کی تعداد زیادہ ہے۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ یہاں کے لوگوں کو کیا پیغام دیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پہلا پیغام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے قریب آئیں اور خدا کو پہچانیں۔ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور پھر دوسرے یہ کہ ہر انسان دوسرے انسان سے ہمدردی کرے۔ بنی نوع انسان کے حقوق ادا کریں اور ایک دوسرے سے ہمدردی سے پیش آئیں۔ حضور انور نے فرمایا: اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ذریعہ ہم اس دنیا کو جنت بنا سکتے ہیں۔ اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

30/اپریل 2008ء بروز بدھ:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ (ABUJA) میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد مبارک' میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے امیر صاحب نائجیریا اور الحاجی M.A Bankole صاحب نگران تعمیر مسجد سے بعض امور کے تعلق میں گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں: پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے۔ نائجیریا میں سیرالیون کے ایمبیسیڈر ایم پی بائیو صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف سیرالیون کے ایک مخلص احمدی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کو ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔

بعد ازاں فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر تیس فیملیز کے ایک سو بیس سے زائد افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں مبلغین سلسلہ، ان کی فیملیز اور مقامی نائجیرین احباب اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے اور ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بجے تک جاری رہا۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ابوجہ میں تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

یکم مئی 2008ء بروز جمعرات:

صبح ساڑھے پانچ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد مبارک'' ابوجہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں: پروگرام کے مطابق صبح گیارہ بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 40 فیملز کے دوصد سے زائد افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والوں میں مبلغین سلسلہ نائجیریا اور ان کی فیملیز، مجلس نصرت جہاں کے تحت کام کرنے والے ڈاکٹرز، ٹیچرز اور ان کی فیملیز، معلمین اور نائجیریا جماعت کے مقامی احباب اور ان کی فیملیز شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا ایک بجے تک جاری رہا۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مبلغین اور معلمین کے وفد سے ملاقات: پانچ بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور کینیا (Kenya) سے آنے والے پانچ مبلغین اور معلمین کے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

''اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں''

کینیا کے اس وفد میں نعیم احمد محمود صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا، عدنان ہاشمی صاحب مبلغ سلسلہ، ناصر محمود صاحب مبلغ سلسلہ اور دو معلمین مچانو صاحب اور اسحاق عبداللہ صاحب شامل ہیں۔

دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو نو مبائعین کو سنبھالنے اور ان کی تعلیم و تربیت کی منصوبہ بندی کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے ہدایت دی کہ مساجد کی تعمیر جہاں ممکن ہو کریں۔ سالانہ کم از کم دس مساجد بننی چاہئیں۔ نیز حضور انور نے فرمایا کہ جو ترقیاتی اور تعمیراتی کام شروع ہوئے تھے ان کو اب جلد مکمل کیا جائے۔ کینیا کے اس وفد سے ملاقات چھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں: اس کے بعد فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ملاقاتوں کے شام کے اس سیشن میں 45 فیملیز کے اڑھائی صد کے لگ بھگ افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ ملاقات کرنے والوں میں نائجیریا کے علاوہ ہمسایہ ملک نائجر (NIGER) سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ فیملی ملاقاتوں کا یہ پروگرام 7:30 بجے تک جاری رہا۔

ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائیجیریا کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ڈپٹی ڈائریکٹر پروٹوکول صدر مملکت نائجیریا ایم بی محمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت موصوف کو ملاقات کا وقت عطا فرمایا۔ موصوف نے ویزوں کے حصول کے سلسلہ میں مدد کی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈپٹی ڈائریکٹر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر موصوف نے کہا کہ میری خوش نصیبی ہے کہ آپ کے کام آیا ہوں۔ نائجیریا میں کچھ مسائل اور پرابلم ہیں Multiple ویزا کے حصول کا مسئلہ ہے لیکن امید ہے کہ وقت کے ساتھ یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ میرا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں باقاعدہ اپنے گھر MTA دیکھتا ہوں۔ میری بیوی عربی زبان جانتی ہے وہ باقاعدہ MTA پر عربی کے پروگرام دیکھتی ہے۔ یہ ملاقات سات بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے تو امیر صاحب نائجیریا سے اُس بس کے حادثہ کے بارہ میں دریافت فرمایا جو جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو لیگوس سے لے کر ابوجہ (Abuja) آ رہی تھی۔ اس حادثہ میں بعض احباب زخمی ہوئے تھے۔ امیر صاحب نائجیریا نے ان کے علاج وغیرہ کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ شمارہ میں)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248, 622243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت

بھارت کی جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے زیر اہتمام عظیم الشان تقاریب وجلسوں کا انعقاد

ونگالاپلی: مورخہ ۲۷ رمئی کو نماز تہجد و نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور احباب جماعت اور غیر از جماعت لوگوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بعد نماز مغرب خلافت جوبلی کے اجلاس کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شان پاشاہ صاحب نے تلگو میں خلافت جوبلی کی اہمیت اور مکرم شیخ عکست صاحب معلم سلسلہ نے خلافت کے بابرکت نظام کے موضوع پر تقریر کی۔ اجتماعی دُعا کے بعد عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گئی۔

کنپرتی: صبح نماز تہجد مکرم یعقوب احمد پاشا معلم نے پڑھائی نماز فجر، درس اور اجتماعی دُعا کے بعد احباب جماعت ملک پلی جو قریب کی جماعت ہے کے احباب جماعت اور غیر از جماعت افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی اور بزبان تلگو لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

وینکٹا پور: نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ بعدۂ اجتماعی دُعا مقامی قبرستان میں ہوئی۔ اس خوشی کے موقع پر مسجد اور گھروں میں چراغاں کیا گیا اور احباب جماعت غیر از جماعت کے علاوہ مقامی MLA صاحب کو تحائف کے ساتھ اسلامی لٹریچر بھی دیا گیا۔ بعد نماز مغرب وعشاء صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ کا انعقاد مقامی قائد صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مصطفےٰ صاحب معلم سلسلہ اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ محترم قائد صاحب نے دعا کروائی۔ اس کے بعد لوگوں کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ پروگرام کی رپورٹ احباب Vastha میں تصاویر کے ساتھ شائع ہوئی۔

مسلم پلی: نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فجر و درس القرآن کے بعد اجتماعی تلاوت ہوئی۔ بعدۂ غیر مسلم احباب میں بزبان تلگو لٹریچر اور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بعد نماز مغرب وعشاء جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی منایا گیا۔ مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت کے زیر صدارت اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی محمد نور الدین صاحب اور مکرم راج محمد صاحب صدر جماعت نے تلگو میں پھر مکرم محمد یعقوب صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس پروگرام میں جماعت احمدیہ منچی نیلہ، بنڈہ اور چوٹھا پلی وغیرہ کے احباب بھی شامل تھے۔ بعد جلسہ لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔ بعدۂ بذریعہ MTA اجتماعی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب سنا گیا۔

نلاپلی: نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ چھ بجے صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ مکرم محمد جعفر صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم صدر صاحب جلسہ اور مکرم محمد ابراہیم صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر اجلاس نے دُعا کروائی اور لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ نماز ظہر کے بعد غیر مسلم احباب میں بھی شیرینی تقسیم کرتے ہوئے خلافت جوبلی کا لٹریچر دیا گیا۔ نماز عصر کے بعد سرپنچ صاحب اور M.P.T.C وغیرہ کو مٹھائی کے علاوہ خلافت جوبلی کے متعلق لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مسجد میں چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔

تمڑپلی: مورخہ ۲۶ رمئی کو بوقت شام مسجد میں تزئین کا کام مکمل کیا گیا۔ صبح تین بجے نماز تہجد و نماز فجر باجماعت کے بعد اجتماع تلاوت قرآن مجید ہوئی۔ پھر اجتماعی دُعا ہوئی۔ اس کے بعد مقامی M.L.A صاحب جناب کٹریم شری ہاری کے تشریف آوری کے موقعہ پر ٹھیک بارہ بجے خلافت جوبلی کا جلسہ منایا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد خواجہ میاں صاحب اور جناب کٹریم سری ہاری صاحب اور صدر جلسہ محترم عبداللہ صاحب نے حاضرین کو مخاطب کیا۔ آخر میں صدر جلسہ نے دعا کرائی۔ اس کے بعد حاضرین جلسہ میں شیرینی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس جلسہ میں چار صد افراد شامل ہوئے۔ اگلے دن کے احباب Vaartha میں اجلاس کیخبر شائع ہوئی۔

ایرڈاپلی: نماز تہجد اور فجر کے بعد اجتماعی تلاوت ہوئی اور مقامی قبرستان میں اجتماعی دعا کے بعد خلافت جوبلی کا لوکل جلسہ ٹھیک ساڑھے نو بجے شروع ہوا۔ اس جلسہ میں تقریباً ۶۰ افراد حاضر ہوئے۔ مکرم شیخ یعقوب صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم سید گورے میاں صاحب اور مکرم محمد اکبر صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے اجتماعی دُعا کرائی۔ اس کے بعد احباب جماعت نے غیر از جماعت اور غیر مسلم احباب کے گھروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بعد نماز مغرب MLA صاحب کے تشریف آوری کے موقعہ پر ان کو اسلامی لٹریچر اور مٹھائی پیش کی گئی۔ جلسہ کی خبریں مقامی اخبارات AndhraJyoti/ Vaartha, Eenadu میں شائع ہوئیں۔

رنگاپیٹ: باجماعت تہجد اور فجر کی نماز کے بعد اجتماعی تلاوت ہوئی۔ یہ ایک نئی جماعت ہے اس لئے گھروں میں جاکر ان کو اس سلسلہ میں بتایا گیا۔ خلافت جوبلی جلسہ میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم شیخ سلیم صاحب نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کے موضوع پر اچھی طرح سمجھایا۔ اس کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ پھر دس بجے لوگوں کو مٹھائی تقسیم کرتے ہوئے خلافت جوبلی کے متعلق لٹریچر دیا گیا۔ خلافت جوبلی کے پروگرام کی وجہ سے لوگوں میں نیا جوش پیدا ہوا۔

کیشوا پور: نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فجر اور درس کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ بعد نماز مغرب مکرم بڑے صاحب کی زیر صدارت خلافت جوبلی کا اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد عزیز عرفان، عزیزہ آفرین بیگم اور مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب معلم سلسلہ نے تقاریر کیں۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد لوگوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ غیر مسلم احباب میں مٹھائی تقسیم کرتے ہوئے اسلامی اور خلافت جوبلی کے متعلق لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر مسجد میں چراغاں کیا گیا۔

قاضی پیٹھ: مورخہ ۲۶ رمئی کو مکرم صدر صاحب کے ساتھ مکرم مولوی نذیر صاحب نے قاضی پیٹھ ہنمکنڈہ اور ورنگل میں پھر کر پوسٹر لگائے۔ پھر ۲۷ رمئی کو نماز تہجد اور فجر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ سات بجے خلافت جوبلی کا اجلاس ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد نذیر صاحب نے صد سالہ خلافت جوبلی کے بارے میں تقریر کی۔ پھر دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد قاضی پیٹھ، ہنمکنڈہ اور ورنگل میں احباب جماعت وغیر مسلم احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ پھر اس کے بعد مکرم سرکل انچارج صاحب کے ساتھ معزز اشخاص کو مٹھائی اور خلافت جوبلی کے لٹریچر پیش کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ان کاموں اور پروگراموں کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین (محمد اکبر۔ وینکٹاپور سرکل ورنگل)

پالاکرتی: مورخہ ۲۴ رمئی مسجد کی سفیدی کی گئی بعد ازاں چراغاں کیا گیا۔ مورخہ ۲۶ رمئی کو مقامی سرکاری ہسپتال میں جاکر مریضوں کی عیادت کی گئی اور تقریباً ۱۵۰ مریضوں میں پھل تقسیم کئے گئے۔ مورخہ ۲۷ رمئی کو نماز تہجد اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد درس القرآن خاکسار نے دیا۔ بعدۂ مسجد میں اور قبرستان میں اجتماعی دُعا کروائی گئی۔ ساڑھے گیارہ بجے کے قریب جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی زیر صدارت مکرم عباس علی صاحب صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم اور خاکسار کی تقریر کے بعد مدعو معزز مہمانان کرام اور سرکاری حکام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدۂ مکرم نذیر احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا تلگو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ پھر مکرم سودرشن صاحب نے عیسائی مذہب اور مکرم پروین کمار صاحب نے ہندو مذہب کی نمائندگی میں خطاب کئے۔ پھر مکرم عبدالروف صاحب نے خلافت احمدیہ کی صداقت کے بارے میں تقریر کی۔ آخر پر دعا کروائی گئی۔ جلسہ کے دوران مہمانان اور حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اسی طرح لوگوں کے گھروں میں بھی شیرینی بھجوائی گئی۔ اعلیٰ افسران کو بھی بطور تحفہ مٹھائی پیش کی گئی۔ جلسہ کے بعد نماز ظہر وعصر جمع کی گئی۔ مکرم یعقوب صاحب اور مکرم پاشا میاں صاحب کی طرف سے دو بکروں کی قربانی کی گئی۔ احباب نے مسجد میں بیٹھ کر حضور کا خطاب سنا۔ رات کے کھانے میں مقامی احباب جماعت کے علاوہ تقریباً ۸۰ غیر مسلم افراد کی دعوت کی گئی تھی۔

کنڈور: مورخہ ۲۶ رمئی کو خدام الاحمدیہ کے تحت مقامی ہسپتال میں وقار عمل کیا گیا اور مریضان میں پھل تقسیم کئے گئے۔ مورخہ ۲۷ رمئی کو نماز تہجد اور نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد مکرم نور الدین صاحب کی زیر صدارت صبح دس بجے شروع ہوا۔ لوائے احمدیت مکرم نور الدین صاحب سیکرٹری خلافت جوبلی نے لہرایا۔ اسی طرح قومی جھنڈا بھی لہرایا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم یعقوب پاشا صاحب معلم سلسلہ نے تلگو زبان میں حضور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم بشارت احمد صاحب کی تقریر کے بعد ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ بعدۂ مکرم ریڈی صاحب مقامی کانگریس لیڈر نے مبارکباد پیش کی۔ آخر میں مکرم صدر جلسہ نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ اس موقعہ پر حاضرین میں اور گھروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس جلسہ میں تقریباً ۲۵۰ مرد وزن واطفال شامل ہوئے۔ جلسہ کے بعد احباب جماعت نے چھ بکروں کی قربانی پیش کی۔ شام کے وقت حضور انور کا خطاب سننے کے لئے لوگ مسجد میں حاضر ہوئے۔

تمڑاپلی: نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد صبح گیارہ بجے مکرم حاجی میاں صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ مکرم بشیر احمد صاحب اور مکرم سلیم احمد صاحب نے تقریر کی۔ پھر حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدۂ مکرم صدر صاحب جماعت نے احباب اور مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ اس موقعہ پر معززین علاقہ اور سرکاری عہدیداران وافسران شامل ہوئے اور انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مبارکباد پیش کی بعدۂ شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعدہ جلسہ دو بکروں کی قربانی پیش کی گئی۔ خدا تعالیٰ اسے قبول فرمائے۔ آمین

چٹیالہ: نماز تہجد، نماز فجر اور اجتماعی تلاوت کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی۔ صبح نو بجے جلسہ کی کاروائی کا آغاز مکرم حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم ولی پاشا صاحب اور مولوی مجیب صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد مقامی سرپنچ صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مبارکباد پیش کی۔ آخر پر دعا کروائی گئی۔ تمام حاضرین اور احباب کے گھروں میں بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اس موقعہ پر احباب جماعت نے گھروں میں چراغاں بھی کیا۔ مقامی اخبارات میں سے تین اخبار میں اس جلسہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔

کاٹراپلی: مورخہ ۲۶ رمئی کو بذریعہ لٹریچر اور پوسٹرز جلسہ کی تشہیر کی گئی۔ مورخہ 27 مئی کو نماز تہجد، نماز فجر اور اجتماعی دُعا کے بعد صبح ۱۰ بجے مکرم الطاف احمد صاحب کی زیر صدارت خلافت جوبلی کا جلسہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم قربان علی صاحب کے علاوہ بعض احباب جماعت اور ہندو معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مبارکباد پیش کی۔ بعدۂ مکرم حبیب احمد صاحب معلم مقامی نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جلسہ کا خطاب ہوا پھر دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ تمام احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعد میں احباب جماعت کی طرف سے دو بکروں کی

قربانی پیش کی گئی جو غرباء میں تقسیم کر دیا گیا۔

نانچاری مڑوڑ: نماز تہجد نماز فجر اور اجتماعی دعا کے بعد صبح ساڑھے نو بجے جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی مکرم یعقوب صاحب کی زیر صدارت تلاوت سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد مکرم شیر علی صاحب، مکرم یعقوب صاحب اور مکرم محمد علی صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد گاؤں کے سرپنچ صاحب اور MPTC صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور مبارک باد پیش کی۔ آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔ بعد جلسہ حاضرین میں اور دیگر ہندو گھروں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور حاضرین کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقامی اخبار میں اس جلسہ کی رپورٹ شائع ہوئی۔ شام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سننے کے لئے معلم صاحب کے کوارٹر پر انتظام کیا گیا تھا۔

نرملہ: نماز تہجد، نماز فجر اور اجتماع دُعا کے بعد علمی مقابلہ جات کروائے گئے اور بذریعہ صدر جماعت انعامات تقسیم کئے گئے۔ صبح آٹھ بجے ایک بکرے کی قربانی پیش کی گئی۔ صبح ساڑھے نو بجے جلسہ خلافت جوبلی مکرم صدر جماعت صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم شریف صاحب سیکرٹری صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی نرملہ، MPTC صاحب اور سرپنچ صاحب نے تقریر کی اور خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں مکرم اسرافیل صاحب معلم سلسلہ کی تقریر کے بعد اجتماعی دُعا ہوئی اور شکریہ احباب کیا گیا۔ بعدۂ **کلو جمیعا** کا پروگرام تھا جس میں احباب جماعت کے علاوہ تمام معززین نے کھانا کھایا۔ بعد میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اپا گوڑم: نماز تہجد، نماز فجر اور اجتماعی دُعا کے بعد جلسہ کا پروگرام مکرم صدر صاحب جماعت کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ مکرم رحیم پاشاہ صاحب معلم کی تقریر اور مکرم یعقوب صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنانے کے بعد مقامی MPTC صاحب نے بھی تقریر کی۔ جس میں انہوں نے خوشی کا اظہار کیا اور مبارک باد پیش کی۔ آخر میں دعا کی گئی اور جلسہ ختم ہوا اور حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

(مرزا انعام الکبیر پالا کرتی ضلع ورنگل)

کاماریڈی: شہر کاماریڈی کے دواخانہ میں مورخہ ۲۴ رمئی کو مثالی وقار عمل کیا گیا۔ اس وقار عمل میں تقریباً ۵۰ سے زائد لوگوں نے حصہ لیا اور خدمت خلق کے تحت مریضوں کی عیادت کی گئی اور پھل تقسیم کئے گئے۔

اسی طرح سرکل نظام آباد کے تحت مقامی جلسہ خلافت کاماریڈی کے علاوہ مختلف جماعتوں مثلاً نندی واڑا، اینڈریال، تلانڈگو اور پوسانی پیٹھ سے بھی جلسہ کے انعقاد کی خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔

(محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

وشاکھا پٹنم: مورخہ ۲۷ رمئی کو صبح تہجد کے ساتھ پروگرام شروع کیا گیا۔ ایک بکرے کی قربانی دی گئی اور گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ نماز فجر کے بعد پروگرام کے متعلق لٹریچر R.K بیچ میں جا کر خاکسار اور مکرم غالب صاحب معلم اور مکرم عبدالعزیز صاحب قائد مجلس نے مل کر تقسیم کئے۔ اس کے بعد دوپہر کو مشن ہاؤس میں ہی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار اور مکرم غالب صاحب معلم نے تقاریر کیں۔ بعد نماز ظہر لوگوں کو کھانا کھلایا گیا اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ (فہیم الدین مبلغ سلسلہ وشاکھاپٹنم)

سرکل ورنگل میں تقریب "پیغام صلح"

بفضلہٖ تعالیٰ صد سالہ خلافت جوبلی سال کے تحت اور ایک صد سالہ تقریب منانے کی توفیق ملی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وصال سے قبل ایک لیکچر تحریر فرمایا تھا جس کو مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۰۸ء کو لاہور ٹاؤن ہال میں پہلی بار پڑھ کر سنایا گیا۔ ۲۱ رجون ۲۰۰۸ء کو سو سال پورے ہونے پر سرکل ورنگل کی تمام جماعتوں نے اس کتابچہ کا تیلگو ترجمہ بنام "شانی سندھیشم" کثیر تعداد میں لوگوں میں تقسیم کیا۔ عہدیداران اور حکمران کو پہنچایا گیا۔ اخباری نمائندگان کو دیا گیا۔ جس کا عوام میں بہت اچھا اثر ہوا اور چھ مقامی اخباروں میں اس کی خبریں بھی شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

(ایم اے زین العابدین سرکل انچارج ورنگل)

حالات حاضرہ

غذائی قلت سے ۵ کروڑ عوام کو بھکمری کا سامنا

اقوام متحدہ کی اطلاع کے مطابق بڑھتی ہوئی مہنگائی سے دنیا میں مزید ۵ کروڑ افراد کو بھکمری کا سامنا ہے اقوام متحدہ نے غریب ممالک کو غذائی تحفظ فراہم کرنے کیلئے کوششیں تیز کردی ہیں۔ فوڈ اینڈ اگریکلچر پرگنائزیشن (ایف اے او) کے ڈائریکٹر جیکس ڈائف نے یورپی پارلیمنٹ میں کہا کہ غذا کا عطیات دینے والے مالک بین الاقوامی ادارے، ترقی یافتہ ممالک کی حکومتیں، سول سوسائٹی اور نجی سیکٹر عالمی سطح پر بڑھ رہی بھکمری سے لڑنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ انہوں نے یورپی پارلیمنٹ کی اس جانب توجہ مبذول کرائی کہ عالمی غذائی بحران زرعی اشیاء کو بائیو فیول کے طور پر استعمال کرنے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اسی طرح ۳ دہائیوں سے عالمی سطح پر معاشی ترقی نے بھی زرعی شعبے کو متاثر کیا ہے جس سے غذائی قلت ہو رہی ہے۔ غذائی قلت سے ابھرنے کیلئے برآمدی ممالک مستقبل کے بہترین بازار اور کھاد فراہم کرنے والے ممالک کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موسم کی تبدیلی بھی اس بحران میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ عالمی سطح پر سالانہ ۵ سے ۱۰ کروڑ ہیکٹر زرعی اراضی کا نقصان ہو رہا ہے۔ عالمی درجہ حرارت می ۳ درجہ کا اضافہ ہوا ہے جس سے افریقہ، ایشیاء اور لاطینی امریکہ میں ۲۰ سے ۴۰ فیصد فصل کو نقصان ہوا ہے۔

قرآن مجید کا ۶۳ اوراق پر مشتمل دنیا کا سب سے بڑا قلمی نسخہ

درگاہ خواجہ غریب نواز کے خادم ڈاکٹر سید نجم الحسن چشتی نے دنیا کا سب سے بڑا قلمی نسخہ تیار کیا ہے انہوں نے بتایا کہ مجھے اس کا شوق تھا کہ میں کچھ کروں ایک دن میں درگاہ کے احاطے میں بیٹھا تھا کہ قرآن کریم کی کتابت سے متعلق ذہن میں بات آئی تو میں نے ۱۹۹۸ء میں محرم کی چاندرات میں قرآن کریم کی خطاطی شروع کردی۔ ...... جہاں تک اس قلمی نسخہ کے دنیا کا سب سے بڑا نسخہ ہونے کی بات ہے تو اس بارے میں گزشتہ سال ہی کافی تلاش کی گئی اور انٹرنیٹ میں بھی دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ اتنی بڑی سائز کا نسخہ کہیں بھی نہیں ہے۔ اسی بنیاد پر گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ نے اس کی باقاعدہ رجسٹریشن کی ہے اور اس کو دنیا کا سب سے بڑا قرآن کا قلمی نسخہ قرار دیا ہے۔

(بشکریہ انقلاب ممبئی)

دنیا بھر میں امریکہ سب سے بڑا جیلر ہے جہاں ۲۳ لاکھ افراد قید ہیں

انسانی حقوق کے عالمی ادارے ہیومن رائٹس واچ کے ڈائریکٹر ڈیوڈ فہتی نے امریکی وزارت انصاف کی جانب سے جاری اعداد و شمار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں اس وقت ۲۳ لاکھ افراد قید ہیں اتنی بڑی تعداد میں دنیا کے کسی ملک میں لوگ جیلوں میں مقید نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک لاکھ کی آبادی میں سے فرانس میں صرف ۹۱ کینیڈا میں ۱۰۸، برطانیہ میں ۱۵۲ جبکہ امریکہ میں ایک لاکھ آبادی میں سے ۷۶۲ افراد قید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیدیوں کی اتنی بڑی تعداد پر امریکی شہریوں کو حکومت سے سوال اٹھانا چاہئے کہ دنیا کے دیگر ترقی یافتہ ممالک کی نسبت امریکہ میں اتنی بڑی تعداد میں لوگ قید کیوں ہیں۔ ڈیوڈ فہتی کا کہنا ہے کہ امریکی وزارت انصاف کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ قیدیوں میں سے اکثریت سیاہ فاموں کی ہے اور ہر ۷ قیدیوں میں سے ۶ سیاہ فام ہیں جبکہ ایک سفید فام شہری ہے انہوں نے کہا کہ دونوں نسلوں میں منشیات کا استعمال تقریباً برابر ہے تاہم سیاہ فاموں کے ساتھ تعصب برتا جاتا ہے۔

صدقۃ الفطر

امسال رمضان المبارک کا مقدس مہینہ مورخہ 2.9.08 سے شروع ہو رہا ہے۔ نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال جماعتوں کو صدقۃ الفطر کی موجود الوقت شرح سے مطلع کیا جاتا ہے ازروئے احادیث نبوی ﷺ صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ (قریباً دو کلو سات سو پچاس گرام) غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے جو شخص پوری شرح سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نہیں کرسکتا وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کرسکتا ہے چونکہ ہندوستان میں غلہ کی شرح مختلف ہے اس لئے ہندوستان کی جماعتیں مقامی طور پر دو کلو سات سو پچاس گرام غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں فصل کے وقت کی قیمت کے مطابق -/1100 روپے فی کوئنٹل اوسط قیمت پونے تین کلو غلہ گندم صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/30 روپے اور نصف شرح -/15 روپے مقرر کی جاتی ہے۔

بمطابق ہدایت مکرم ایڈیشنل وکیل المال صاحب لندن VMA-7547/19.11.2001 صدقۃ الفطر میں وصول ہونے والی مجموعی رقم کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ حصہ جائیداد میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہٗ — کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 — 047-6215747

وصایا : : منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:17565 مَیں طیبہ شاہین زوجہ مکرم فتح دین شاہین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر21 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: انگوٹھی پانچ عدد، کانٹے دو جوڑی، ٹاپس ایک جوڑی، بریسلیٹ ایک عدد، چوڑیاں دو عدد۔ زیورات نقرئی: انگوٹھیاں تین عدد، پائل ایک جوڑی۔ غیر منقولہ جائیداد میں سے آئندہ ترکہ میں جو بھی ملے گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردونگی۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : فتح دین شاہین الامۃ: طیبہ شاہین گواہ : مولوی فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17566 مَیں حنیفہ بیگم زوجہ مکرم ماسٹر منیر احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: کانٹے دو جوڑی، بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھیاں تین عدد۔ چاندی: انگوٹھیاں دو عدد، قیمت اندازاً سولہ ہزار پانچ سو روپے۔ حق مہر -/3000 (ادائیگی ہوگئی ہے) میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : ماسٹر منیر احمد لون

الامۃ: حنیفہ بیگم گواہ : مولوی فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17567 مَیں شاہ بیگم زوجہ مکرم ماسٹر نظیر احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر55 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور: کان کی بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد۔ حق مہر پندرہ ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ وخورونوش ماہانہ -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سیریر احمد لون الامۃ: شاہ بیگم گواہ : مولوی فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17568 مَیں شاہینہ فردوس زوجہ مکرم جلال الدین پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر38 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: نقدی بشمول حق مہر ستر ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمداز خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : سیریر احمد لون الامۃ: شاہینہ فردوس گواہ : مولوی فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17569 مَیں عبد الرحمٰن انور ولد مکرم عبد الغفار پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر51 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: مکان میرا اور میری اہلیہ کا مشترکہ دو منزلہ ہے جس کی اندازاً قیمت دو لاکھ روپے ہے اسکے نصف یعنی ایک لاکھ روپے کی وصیت کرتا ہوں۔ مکان زیر رقبہ ایک کنال قیمت اندازاً ایک لاکھ بیس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/12500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء انسپکٹر العبد: عبدالرحمٰن انور گواہ : فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17570 مَیں عبدالمنان لون ولد مکرم عبد العلی لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر60 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین تیرہ کنال واقع ناصر آباد قیمت اندازاً تیرہ لاکھ روپے۔ زمین بصورت باغ تین کنال واقع رشی نگر قیمت اندازاً تین لاکھ روپے۔ مکان دو منزلہ رہائشی واقع ناصر آباد قیمت اندازاً تین لاکھ روپے۔ مکان ایک منزلہ واقع قادیان قیمت اندازاً تین لاکھ روپے مع زمین۔ پرانا مکان واقع ناصر آباد جو رہائش کے قابل نہیں جو کہ تین بھائیوں میں مشترکہ ہے جس کی اندازاً قیمت تیس ہزار روپے ہے۔ گاؤں خانہ واقع ناصر آباد جو کہ پرانا تعمیر شدہ ہے قیمت اندازاً دس ہزار روپے۔ آمداز زرعی زمین آٹھ ہزار روپے اور باغ سے چھ ہزار روپے سالانہ اوسطاً ہے۔ سالانہ اکہتر ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سریر احمد لون العبد: عبدالمنان لون گواہ : فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17571 مَیں پرویز احمد طاہر ولد مکرم غلام احمد پڈر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر27 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: والدین بفضلہٖ تعالیٰ حیات ہیں زمین جائیداد مشترکہ ہے ملنے پر مجلس کارپرداز کو اطلاع کروں گا۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ : سریر احمد لون العبد: پرویز احمد طاہر گواہ : فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17572 مَیں سریر احمد لون ولد مکرم محمد عبداللہ لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر52 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زرعی زمین پانچ کنال مالیتی اندازاً دو لاکھ روپے۔ مکان نوتعمیر شدہ مالیتی چار لاکھ روپے جس میں ڈیڑھ لاکھ روپے گورنمنٹ کا قرضہ ہے۔ میرا گذارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء انسپکٹر بیت المال العبد: سریر احمد لون گواہ : عنایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر:17573 مَیں عادل سریر ولد مکرم سریر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر23 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 9.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے ملنے پر اس کی اطلاع دفتر کو کردوں گا۔ میرا گذارہ آمداز جیب خرچ ماہانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدالرشید ضیاء العبد: عادل سریر گواہ : عنایت اللہ منڈاشی

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

وصیت نمبر:17574 میں اعجاز احمد ڈار ولد مکرم عبدالرحمٰن ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ دوکان سے ماہانہ دو ہزار آمد ہوتی ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ -/24000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء العبد: اعجاز احمد ڈار گواہ: عنایت اللہ منڈاشی

وصیت نمبر:17575 میں حلیمہ بیگم زوجہ مکرم عبدالمنان لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر58 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: طلائی زیور قیمت دو ہزار روپے۔ حق مہر تیس ہزار روپے جس کی خاوند کی طرف سے ادائیگی ہو چکی ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سریر احمد لون الامۃ: حلیمہ بیگم گواہ: مولوی فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17576 میں نثار احمد ڈار ولد مکرم محمد رمضان ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر24 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد مشترکہ ہے ملنے پر دفتر کو اطلاع دوں گا۔ فی الحال آٹھ مرلے زمین والدین نے خاکسار کو مکان کی تعمیر کے لئے دی ہے جس میں تین کمروں پر مشتمل مکان کی بنیاد خاکسار نے رکھ دی ہے جس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید ضیاء العبد: نثار احمد ڈار گواہ: فاروق احمد ناصر

وصیت نمبر:17577 میں فیاض احمد ڈار ولد مکرم محمد اکبر ڈار صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر30 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ چار کنال زمین اور چار کمروں پر مشتمل مکان دو بھائیوں اور والدہ میں مشترک ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/3786 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد ڈار العبد: فیاض احمد ڈار گواہ: سریر احمد لون

وصیت نمبر:17578 میں طاہر احمد لون ولد مکرم بشیر احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر21 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ زمین جائیداد ابھی مشترکہ ہے تقسیم ہونے پر خاکسار اس کی اطلاع دفتر کو کردے گا۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سالانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فاروق احمد ناصر العبد: طاہر احمد لون گواہ: سریر احمد لون

وصیت نمبر:17579 میں شہزادہ بیگم زوجہ مکرم عبدالغفار لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر75 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت ڈاکخانہ شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ: نقدی پندرہ ہزار روپے۔ خاوند کی جو جائیداد ہے وہ ابھی تقسیم نہیں ہوئی ہے ہونے پر جو مجھے ملے گا اس سے دفتر کو اطلاع کر دوں گی۔ (نوٹ: میرے بیٹے مشتاق احمد لون اس کے خاص ذمہ دار ہوں گے) میرا گذارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق احمد لون الامۃ: شہزادہ بیگم گواہ: بشیر احمد گنائی

وصیت نمبر:17580 میں عائشہ مشتاق زوجہ مکرم مشتاق احمد لون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر35 سال پیدائشی احمدی ساکن شورت ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: نقدی چالیس ہزار روپے بشمول حق مہر۔ طلائی زیور: جھمکے ایک جوڑی قیمت ڈھائی ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مشتاق احمد لون الامۃ: عائشہ مشتاق گواہ: عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:17581 میں محمد منور شیخ ولد مکرم عبدالغنی شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر57 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: 9 کنال زمین قیمت تیرہ لاکھ روپے۔ پانچ کنال زمین باغ سمیت ابتدائی مرحلہ میں قیمت اندازاً اڈھائی لاکھ روپے۔ دو کنال زمین بنجر قیمت قریباً ساٹھ ہزار روپے۔ مکان زیر تعمیر جس پر ابھی تک قریباً دو لاکھ روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ آمد از آبی اول زمین نو ہزار روپے سالانہ۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد سالانہ -/9000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد شیخ العبد: محمد منور شیخ گواہ: غلام نبی نیاز

وصیت نمبر:17582 میں محمود احمد شیخ ولد مکرم عبدالغنی شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر45 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.11.2007 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: زمین آبی چار کنال قیمت نو لاکھ روپے۔ آمد از زمین چھ ہزار تین سو روپے۔ مکان ایک منزلہ مالیتی دو لاکھ روپے۔ مکان رقبہ زمین گیارہ مرلے قیمت ایک لاکھ روپے۔ باغ قیمت تین لاکھ روپے۔ کل زمین 23 مرلے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد منور شیخ العبد: محمود احمد شیخ گواہ: عبدالرشید ضیاء

وصیت نمبر:17583 میں مسرت محمود زوجہ مکرم محمود احمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر40 سال پیدائشی احمدی ساکن ہاری پاری گام ڈاکخانہ ہاری پاری گام ضلع پلوامہ صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.2007 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ: حق مہر دس ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش سالانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمود احمد شیخ الامۃ: مسرت محمود گواہ: محمد منور شیخ

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 28August 2008 | Issue No. 35

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جو خوبیاں بیان فرمائی ہیں اگر ہم ان کو مدنظر رکھیں تو یقیناً ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے

اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ محبت خالص نہیں ہے اور جب یہ محبت خالص نہیں تو ایسے لوگوں کا شمار مخلصین میں نہیں ہوتا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے 33 ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۲ اگست ۲۰۰۸ء بمقام منہائم جرمنی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ اگست کو جرمنی کے ۳۳ویں جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح فرمایا: اور اس سے قبل لوائے احمدیت لہرا کر دعا کرائی۔ خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کی پھر فرمایا:۔

چونکہ خلافت احمدیہ کے ۱۰۰ سال پورے ہونے پر ہم خاص اہتمام سے جلسے منعقد کر رہے ہیں اسلئے اس سال کے جلسہ میں ہر ملک میں شاملین جلسہ کی تعداد اور انتظامات کے لحاظ سے اضافہ اور وسعت نظر آتی ہے اور خلافت جوبلی کی وجہ سے اس سال میں دنیا کے سات مختلف ممالک کے جلسوں میں شامل ہو چکا ہوں۔ اس لئے انتظامیہ اس طرف بھی توجہ دے رہی ہے کہ یہاں کا جلسہ بھی کسی دوسرے ملک کے جلسہ سے کم نظر نہ آئے۔

فرمایا: اللہ کے فضل سے اس سال کا یہ ساتواں جلسہ ہے جس میں شامل ہوا ہوں۔ جرمنی کا جلسہ ہر سال بڑی کامیابی سے منعقد ہوتا ہے اور امید ہے کہ اس سال پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ اور ہر فرد جو اس جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اس جلسہ کی روح کو سمجھتا رہا تو خود بھی اس جلسہ سے فیض اٹھانے والا ہوگا اور مجموعی طور پر جلسہ کی کامیابی کا باعث بھی بنے گا۔

پس آپ میں سے ہر ایک مرد، عورت، بچہ، جوان بھی اس بات کو مدنظر رکھے کہ ہمارا یہاں آنے کا مقصد کیا ہے اور یہ مقصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتا دیا ہے۔ آپ نے جماعت میں داخل ہونے کا مقصد بتایا ہے کہ تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت غالب آجائے۔

فرمایا: پہلی بات ہر احمدی کو یہ یاد رکھنی چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو مخلصین کے پیارے لفظ سے مخاطب فرمایا ہے یعنی ایسے خالص ہو کر پیار کرنے والے جن میں کوئی کھوٹ نہ ہو جن کی دوستی بغیر کسی ذاتی مفاد کے ہو یعنی بغیر کسی نام و نمود کے اخلاص و وفا کا تعلق ہو۔ فرمایا: یہ مقام جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دیا ہے یا ہم سے توقع رکھی ہے کہ ہم یہ مقام حاصل کریں اسے حاصل کرنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی جو خوبیاں بیان فرمائی ہیں اگر ہم ان کو مدنظر رکھیں تو یقیناً ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور ان کے دلوں میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت قائم ہوتی ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے کہ انہ کان من عبادنا المخلصین کہ یقیناً وہ ہمارے پاک اور مخلص بندوں میں سے تھا اور اس پاکیزگی نے انہیں بچا لیا اور یہ خوف اور پاکیزگی ہی ہے جو برائیوں سے بچانے والی ہوگی۔

پھر دوسری جگہ آتا ہے کہ جب شیطان نے کہا کہ اے اللہ میں تیرے بندوں کو ضرور گمراہ کروں گا اور وہ تجھے بھول جائیں گے تو ایک جگہ اپنی ہار مانتے ہوئے اعلان کیا کہ الا عبادک منھم المخلصین مگر جو تیرے مخلص بندے ہیں جن کی محبت تیرے اور تیرے رسولوں اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے وہ میرے دام میں نہیں آسکیں گے جن کی بیعت زمانے کے امام کے ساتھ ان شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے خالص ہے کہ ہم اس پر عمل کرنے کی ہمیشہ کوشش کریں گے شیطان کہتا ہے وہ میرے دام میں نہیں آسکیں گے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ پہلی قوموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ان کی گمراہی کی وجہ سے ہم نے ان کو اس دنیا میں بھی عذاب سے دوچار کیا سوائے تھوڑے سے ان لوگوں کے جو عباد اللہ المخلصین تھے یہ مثال دے کر اللہ تعالیٰ نے آج مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو بتا دیا کہ قرآن کی شریعت ہمیشہ جاری رہنے والی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام صادق کا انکار کر کے ہرگز نہیں بچ سکو گے۔

فرمایا: یہ بھی ہم پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرما کر اپنے انعام سے نوازا ہے۔ اب ہم پر فرض ہے کہ اس انعام کی قدر کرنے والے بنیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی بڑائی بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر اس عیب سے پاک ہے جو اللہ کا انکار کرنے والے اس پر لگاتے ہیں ان لوگوں کو سوائے ناکامی اور جہنم کے کچھ نہیں ملے گا اور اللہ کی خالص عبادت کرنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔

فرمایا: اس زمانہ میں آج کل ان یورپین ممالک میں بھی خدا تعالیٰ کا انکار کرنے والے بہت سے پیدا ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق مختلف نظریات ابھرنے لگ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جو اس کی ذات پر یقین نہیں رکھتے ان کا انجام بد ہوتا ہے۔ اور کامیابی اللہ تعالیٰ کے، خالص بندوں کی ہی ہے۔

فرمایا: ہمیشہ اس بات کو یاد رکھو، یہ نہیں کہ جب کسی مشکل میں گرفتار ہوئے یا اپنے مطلب ہوئے تو اللہ کو یاد کرنے لگ جاؤ اور عام حالات میں خدا کو بھول بیٹھے۔ فرمایا: جو انعامات اللہ تعالیٰ نے ہم احمدیوں کو عطا فرمائے ہیں ان کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہمارے پیش نظر رہے اور ہر جگہ جہاں اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرنی ہیں اللہ تعالیٰ کی ہستی کو دنیا پر ثابت کرنا ہے ایک احمدی کو فوراً وہاں تیار ہو جانا چاہئے۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ اعلان فرمایا: کہ میرے مخلصین اللہ اور اس کے رسول کی محبت سب محبتوں پر غالب کرلیں تو یہ توجہ بھی دلادی کہ کسی قسم کی برائی بھی تم میں پیدا نہ ہو۔

فرمایا: اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی توقعات پورا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دینی ہوگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات اور سنت پر چلنے کی ہمیں کوشش کرنی ہوگی اور اس پر عمل کرنے کیلئے، اس کو جاننے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔ اپنے دینی و روحانی معیار بلند کرنے کی طرف توجہ دینی ہوگی تبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کسی ذاتی مفاد اور دنیوی منفعت کے بغیر ہوگی اور تبھی ہم میں سے ہر ایک جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوگا۔ اور یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے عبادنا المخلصین فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ خالص اللہ کی محبت رکھنے والے ہیں۔ خالص ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے ہیں کیونکہ آپؐ ہی وہ ذات ہیں جن کا اوڑھنا بچھونا سونا جاگنا خدا کی خاطر ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا: کہ یہ اعلان کردیں کہ قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتبعونی یُحببکم اللّٰہ وَیغفر لکم ذنوبکم یعنی تو کہہ دے اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو پھر اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہ صرف اللہ سے محبت کا ذریعہ بنتی ہے بلکہ گناہوں سے بخشش اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔

فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محض للہ ربانی باتیں سننے کے لئے جلسہ کے تین دن مقرر کئے ہیں جس میں آنا کسی دنیوی مقصد کیلئے نہیں ہے بلکہ خالصۃً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کیلئے ہے۔ یہ مقصد ہمیشہ ہر احمدی کے پیش نظر ہونا چاہئے ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اگر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ محبت خالص نہیں ہے اور پس یہ محبت خالص نہیں تو ایسے لوگوں کا شمار مخلصین میں نہیں ہوتا۔

حضور نے فرمایا: کہ آپ اس جلسہ میں خلافت جوبلی کے جلسہ کی وجہ سے جمع ہوئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک نظام کو یاد دلانے والا جلسہ ہے حقیقی شکر اسی وقت ادا ہوگا جب ہم اپنے نفسوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ پس ہم نے اس طرف توجہ کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کیلئے آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی پیروی کرنی ہے کیونکہ یہ بھی اللہ کا حکم ہے ان لوگوں کیلئے جو خالص ہو کر اس کے بندے بنتے ہیں۔

فرمایا جہاں جلسہ کے ان دنوں میں نمازوں اور دعاؤں کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہئے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خالص ہو کر درود بھیجنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری حالتوں کو بدلے اور ہمیں اپنا خالص بندہ بنالے اور ہمیں اپنی زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رکھنے کی توفیق دے۔ آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی پیروی کرنے والے ہوں اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں اور جن برائیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے درد سے ذکر فرمایا: ہے ان سے بچنے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے عبد کامل تھے آپ نے اپنی عبادتوں کے وہ نمونے قائم فرمائے جس کی کوئی مثال نہیں۔ فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والوں کو اس نمونہ کی پیروی کرنی ضروری ہے جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہو کر خالص ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے محبت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان کیلئے اس رسول کے اسوہ کی پیروی

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں